حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

کے

سو ١٠٠ واقعات

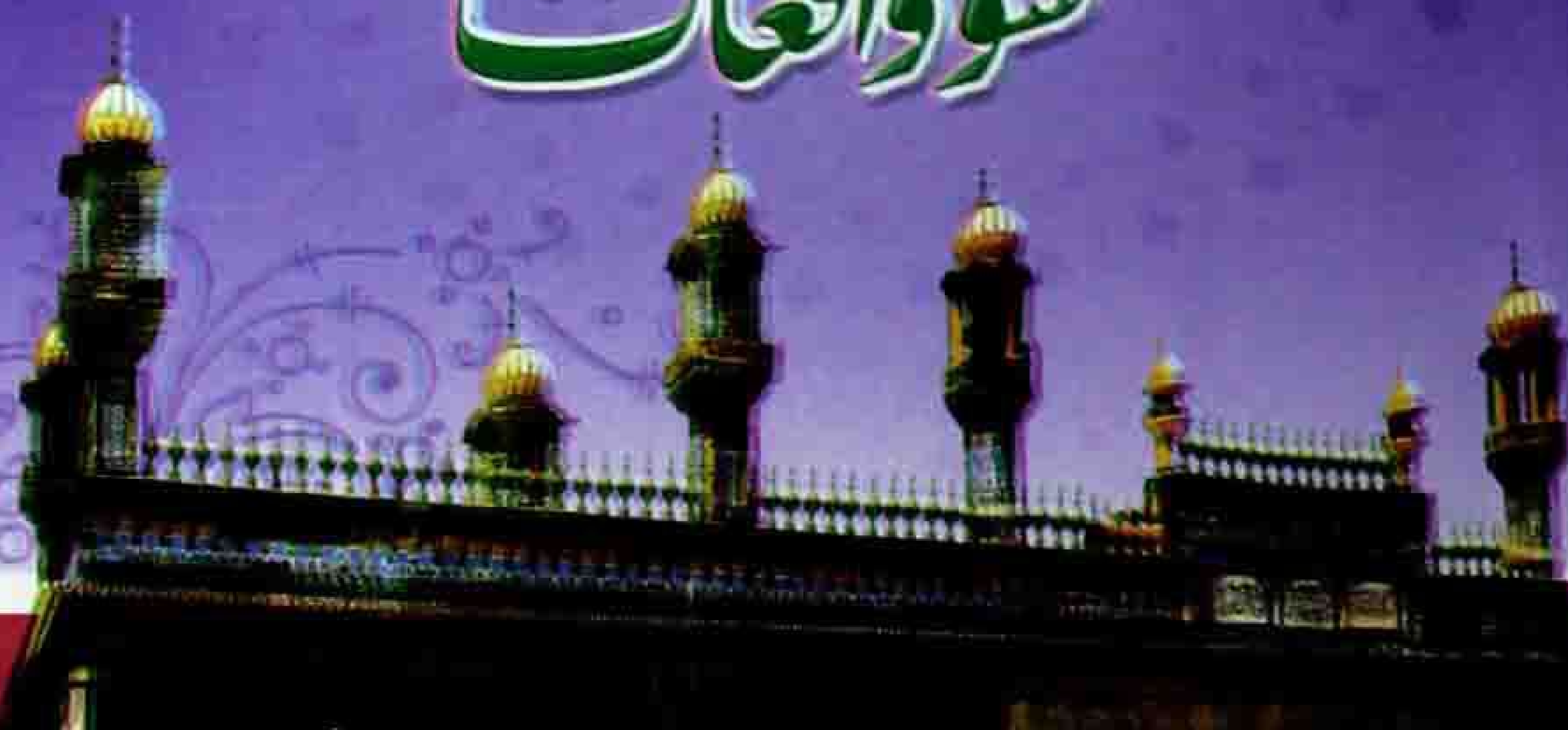

مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے دل فروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

کے

۱۰۰ سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سینٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات

مصنف: علامہ محمد مسعود قادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: -/120

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

انتساب:

محبوبِ سبحانی، قطبِ رحمانی، غوثِ صمدانی

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

سینے وِچ مقام ہے کیں دا ، مرشد گل سمجھائی ھو
ایہو ساہ جو آوے جاوے ، ہور نہ شے کائی ھو
ایس نوں اسم الاعظم آکھن ، ایہو سِرّ الٰہی ھو
ایہو موت حیاتی باھو ایہو ، بھیت خدائی ھو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حرفِ آغاز	11
	مختصر تعارف	13
۱۔	ذاتِ باری تعالیٰ سے خاص انسیت	15
۲۔	سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے والد کو غیبی تنبیہ	16
۳۔	اللہ عزوجل بہتر وارث دینے والا ہے	21
۴۔	رحمت حق بر روانِ راستی	22
۵۔	پیدائش سے قبل بشارت	23
۶۔	پیدائشی ولی	24
۷۔	آنکھوں کا نور دلوں کو متاثر کرتا	26
۸۔	ہندوؤں کی پریشانی	27
۹۔	نورِ فراست	29
۱۰۔	ہندو طبیب مسلمان ہو گیا	31
۱۱۔	یہ فقیر حق سے ہو کر آیا ہے	32
۱۲۔	باطنی علوم نے زندگی پاک کر دی	33

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

۱۳۔ علم ومعرفت کے گوہر 34

۱۴۔ حضورِ حق کی کیفیت 35

۱۵۔ خود کو اللہ عزوجل کے سپرد کر رکھا تھا 36

۱۶۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت 37

۱۷۔ مرشد کامل کی خصوصیات 39

۱۸۔ فرزند فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا 40

۱۹۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت 41

۲۰۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دلی وابستگی 42

۲۱۔ دربارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رسائی 43

۲۲۔ والدہ سے بیعت کی درخواست 45

۲۳۔ مردِ کامل کی جستجو 47

۲۴۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر مراقبہ 48

۲۵۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا چوتھا نکاح 50

۲۶۔ والدہ کی ناراضگی 53

۲۷۔ میری مراد ایسے پوری نہ ہوگی 56

۲۸۔ دنیاوی مال کے ہوتے ہوئے یکسوئی ممکن نہیں 59

۲۹۔ اپنا زیور اور نقدی محفوظ کر لو 61

۳۰۔ مرشد پاک کے فرمان پر عمل 63

۳۱۔ کڑی آزمائش 65

۳۲۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت 68

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

۳۳۔	آپ رحمۃ اللہ علیہ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں؟	69
۳۴۔	بابا! میری پیشانی پر بھی تلک لگائیے	70
۳۵۔	شیخ! مجھے بھی سبق پڑھایئے	71
۳۶۔	جو مقدر ہو وہی ظہور پذیر ہوتا ہے	72
۳۷۔	ایک مجذوب سے ملاقات کا قصہ	73
۳۸۔	سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں	74
۳۹۔	سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیض	75
۴۰۔	نعمت کی آزمائش	76
۴۱۔	اورنگ زیب عالمگیر سے ملاقات	78
۴۲۔	ہندو جوگیوں اور سنیاسیوں کا کامل ہونا	80
۴۳۔	نگاہِ کیمیاء کا اثر	81
۴۴۔	کایا پلٹ گئی	83
۴۵۔	بیل خود بخود ہل جوتتے رہتے	84
۴۶۔	ایک نگاہ میں منزل لامکاں پر پہنچا دیا	85
۴۷۔	اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں سے افطار کرو	86
۴۸۔	عجب دیدم تماشا شیخ باہو	88
۴۹۔	فقر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر تیرے خاندان میں ختم نہ ہوگا	89
۵۰۔	عشق حقیقی کی شمع	92
۵۱۔	عاشق کی بلند ہمتی	93
۵۲۔	خوش نصیب کون؟	94

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

۵۳۔	عاشق کی حقیقی کیفیت	95
۵۴۔	کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف	96
۵۵۔	سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی حیرانگی	97
۵۶۔	مردِ مومن کا کلمہ	98
۵۷۔	شیخ سلطان طیب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر اولادِ نرینہ	99
۵۸۔	صاحب مراقبہ کو نصیحت	101
۵۹۔	القائے خداوندی سے مشرف ہونا	102
۶۰۔	قلبی کیفیات کا اظہار	103
۶۱۔	مجلس محمدی ﷺ میں حاضری	104
۶۲۔	تمام حجابات نگاہوں سے دور ہو گئے	105
۶۳۔	سلطان الفقراء	106
۶۴۔	سالکین کی روحانی تربیت	107
۶۵۔	مٹی سونا بن گئی	108
۶۶۔	رجوع الی اللہ	112
۶۷۔	مراقبہ کی تین اقسام	113
۶۸۔	مراقبہ کی چار منازل	114
۶۹۔	دورانِ مراقبہ کی کیفیات	115
۷۰۔	حقیقی مرشد کون؟	116
۷۱۔	کامل مرشد کی توجہ کا اثر	117
۷۲۔	حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب	118

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

۷۳۔	حضور نبی کریم ﷺ کی سفارش	120
۷۴۔	اہل قبور سے فیضیابی	121
۷۵۔	ولی اللہ کی قبر شمشیر برہنہ ہوتی ہے	122
۷۶۔	سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ پر فقیری رنگ غالب تھا	124
۷۷۔	تازہ مسواک	125
۷۸۔	سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا فنافی الشیخ ہونا	130
۷۹۔	ذکر ھو کی برکت	132
۸۰۔	مرشد کامل کی صحبت کا اثر	134
۸۱۔	دائمی نعمت	135
۸۲۔	مٹی شکر بن گئی	136
۸۳۔	فقر کی جامع تعریف	137
۸۴۔	غنی بقرب خدا ہوتا ہے	138
۸۵۔	جملہ عنایت کے مرتبے	139
۸۶۔	فقیر کامل نافع المسلمین ہوتا ہے	140
۸۷۔	فقیر کی پہچان	141
۸۸۔	نورِ حضور کا غلبہ	142
۸۹۔	مرشد اور ذکر کی مشق	143
۹۰۔	طریقہ قادری میں معرفت الٰہی کے خزینے ہیں	144
۹۱۔	محک الفقراء کا مطالعہ کرنے کا فائدہ	145
۹۲۔	عشق حقیقی کی بات کچھ نرالی ہے	146

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

۹۳۔	نورِ خداوندی کا مشاہدہ	147
۹۴۔	سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ فقر	148
۹۵۔	عقل اور عشق کا موازنہ	150
۹۶۔	بندے کی حقیقت	151
۹۷۔	شہباز اوج وحدت بالا پر ید قحط	152
۹۸۔	مزارِ پاک کی پہلی مرتبہ منتقلی	153
۹۹۔	جسد خاکی منتقل کرنے کا اشارۂ حکم دینا	155
۱۰۰۔	مزارِ پاک کی دوسری مرتبہ منتقلی	156
	کتابیات	158

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

حرفِ ابتداء

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ (الروم: ۷)

"جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں۔"

اللہ عزوجل نے انسانوں کو اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا مگر انسان دنیاوی رنگینیوں میں کھو کر اللہ عزوجل سے غافل ہو گیا حالانکہ اللہ عزوجل نے ان کی ہدایت اور ان کی رہنمائی کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور انبیاء کرام علیہم السلام نے دنیا کی مذمت کی اور انسانوں کو ان کے حقیقی مقصد سے آگاہ کیا مگر پھر بھی گروہِ انسانی کی ایک بڑی تعداد اب بھی اس فانی دنیا سے دل لگائے بیٹھی ہے اور ایک بڑی تعداد ایسی ہے جنہوں نے اس دنیا کو سنوارنے میں اپنی زندگیاں برباد کر دیں اور جب ان کی موت واقع ہوئی تو وہ نامراد اس دنیا سے لوٹ گئے۔ اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ انہوں نے اس دنیا کو ناپائیدار جانا اور دنیا سے دل لگانے کی بجائے مالک حقیقی سے دل لگایا اور مالک حقیقی کی رضا کو پانے کی جستجو کی۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

ایہہ دنیا رن حیض پلیتی ہرگز پاک نہ تھیوے ھو
جیں فقر گھر دنیا ہووے لعنت تس دے جیوے ھو
حب دنیا دی رب تھیں موڑے ویلے فکر کچیوے ھو
سہ طلاق دنیا نوں باھو جے کر سچ پچھیوے ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جنہوں نے دنیا کی مذمت کی اور دنیا میں اپنے قیام کو عارضی جانا اور آخرت کی حقیقی زندگی کے لئے ساری زندگی کوشاں رہے اور لوگوں کو بھی اس دنیا کی ناپائیداری اور آخرت کی حقیقی منزل سے آگاہ کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ عالیہ قادریہ کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیافتگان کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مرجع گاہ خلائق ہے اور رشد و ہدایت کا منبع ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ پاک کے مختلف گوشوں سے قاری آگاہ ہو اور قارئین آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے ان واقعات کے مطالعہ سے ذوق اور تسکین قلب پائیں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

مختصر تعارف

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق کتب سیر میں مختلف روایات موجود ہیں مگر ان میں مستند قول ۱۰۳۹ھ کا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت اس جہانِ فانی میں تشریف لائے اس وقت مغل بادشاہ شاہ جہان تخت نشین تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے۔ بقول مصنف مناقب سلطانی از مولانا سلطان حامد رضی اللہ عنہ!

"سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب اکتیسویں پشت میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بے شمار کتب کے مصنف بھی ہیں جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسرار و رموز پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پنجابی زبان کے نامور شاعر بھی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں معاشرتی اصلاحی پہلو نمایاں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات کے ذریعے لوگوں کو اخوت اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں جا بجا قرآنی تفسیر اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

استعمال کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاعری کا محور و مرکز اپنے روحانی مرشد حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بنایا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد قریباً ڈیڑھ سو ہے مگر ان میں سے اکثر ناپید ہو چکی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چار شادیاں کیں اور اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کثیر اولاد عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا بیشتر وقت سفر و خضر میں بسر کیا اور ایک عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ بمطابق ۱۶۹۱ء شب جمعہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک شورکوٹ میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱

ذاتِ باری تعالیٰ سے خاص انسیت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ان کی پیدائش پر ''سلطان محمد باہو'' رکھا گیا۔ محکم الفقراء میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

''میرا نام باہو میری والدہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر رکھا میں اپنے اس نام سے بے حد خوش ہوں کہ میرے نام میں ''ہو'' کا لفظ آتا ہے اور اللہ عزوجل میری والدہ پر اپنی رحمت خاص نازل فرمائے کہ جنہوں نے میرا نام ''باہو'' رکھا جو ایک نقطے کے اضافہ سے ''یاہو'' بن جاتا ہے جس کی بدولت ذاتِ باری تعالیٰ سے ایک خاص انسیت پیدا ہوتی ہے۔''

O.......O.......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے والد کو غیبی تنبیہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نیک، صالح، پابند شرع، حافظ قرآن اور ایک کامل فقیہہ تھے۔ اہل علاقہ ان کی عزت و تکریم کیا کرتے تھے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ منصب دار تھے اور پورے علاقے میں اپنی شجاعت کی بدولت مشہور و معروف تھے۔ شاہ جہان آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت عزت کیا کرتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے عوض اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شورکوٹ ضلع جھنگ میں ایک سالم گاؤں بطورِ انعام دے دیا تھا۔ شاہ جہان کی جانب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پچاس ہزار بیگھے زمین اور چند آباد کنویں بھی بطورِ جاگیر عنایت کیے گئے تھے۔

اولاد کی خواہش میں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں نکاح کی خواہش پیدا ہوئی۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا ایک نیک و متقی خاتون تھیں اور ان کی پرہیزگاری اور عبادت گزاری نے آپ میں رحمۃ اللہ علیہ کے قلب میں محبت خداوندی کی شمع روشن کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ صد افسوس! میں نے اپنی زندگی فضولیات کی نظر کر دی اور یہ بڑی محرومی ہوگی کہ بیوی تو خدا دوست ہو اور شوہر غفلت اور حرص و ہوس کا بندہ ہو۔ اس غیبی تنبیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر اس قدر اثر کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سچی توبہ کی اور رجوع الی اللہ کرتے ہوئے دنیا کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر اپنا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

شاہی منصب چھوڑ کر تنہا گھوڑے پر سوار نا معلوم سمت کی جانب چلے گئے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ تک جنگلوں، بیابانوں میں پھرتے رہے اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ پھر ملتان کے گھاٹ پر پہنچے تو نگران گھاٹ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حاکم ملتان کے روبرو پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ سے امارات ظاہر ہو رہی تھی۔ ملتان کے حاکم کے پوچھنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حالات چھپاتے ہوئے خود کو مسافر ظاہر کیا۔ حاکم ملتان نے کہا کیا ملازمت کرنا پسند کریں گے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں چند شرائط پر ملازمت کروں گا۔ حاکم ملتان نے شرائط دریافت کیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ذیل کی شرائط پیش کیں۔

۱۔ میری رہائش گاہ پاک جگہ پر ہو گی۔

۲۔ میں کسی کو اپنا حاکم نہ مانوں گا کیونکہ میرا حاکم اللہ عزوجل ہے۔

۳۔ میں کسی بڑے افسر کو دیگر ملازمین کی طرح سلام نہیں کروں گا۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ان شرائط کو تسلیم کر لیا گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملازمت مل گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنا زیادہ وقت عبادتِ خداوندی میں بسر کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا منصب اور گھر بار سب کچھ کسی کو بتائے بغیر چھوڑ آئے تھے اس پر شاہ جہان کو بے حد تشویش تھی۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں ہر جگہ پر اپنے سپاہی دوڑائے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ پتا نہ چلا۔ اس دوران ملتان کے نواح میں شورشیں برپا ہونے لگیں اور انہی دنوں حاکم ملتان اور راجہ مروٹ کے درمیان بیکانیر کے ریگستان کا تنازعہ شدت اختیار کر گیا اور نوبت جنگ تک آن پہنچی تھی۔ بظاہر دونوں حکومتیں صلح و صفائی کیلئے اپنے قاصدوں کو بھیج رہی تھیں مگر تاریخ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

ایک خونریز جنگ کی طرف اپنے قدم بڑھا رہی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حجرہ سے باہر تشریف لائے اور جسم پر ہتھیار سجا کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور حاکم ملتان کے دربار میں پہنچے اور اس سے کہا۔

''میں راجہ مروٹ کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔''

حاکم ملتان نے حیرانگی سے کہا۔

''کیا تم اکیلے راجہ مروٹ کا مقابلہ کرو گے؟''

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ انتہائی جوش و خروش کے عالم میں بولے۔

''تمہاری دی ہوئی تنخواہ بھی میں اکیلا کھاتا ہوں اس لئے مقابلہ بھی اکیلا ہی کروں گا۔''

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حاکم مسکرانے لگا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی پرواہ نہ کی اور واضح الفاظ میں کہا۔

''میرے ساتھ ایک ایسے خدمتگار کو روانہ کر دو جو میری راہنمائی کر سکے اور باقی کام منشائے خداوندی پر چھوڑ دو وہ جس طرح چاہے گا میرے اور راجہ مروٹ کے درمیان فیصلہ کرے گا۔''

حاکم ملتان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ساتھی کے ہمراہ راجہ مروٹ کی جانب بھیج دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مروٹ کے نزدیک پہنچے تو اپنے ساتھی کو روانہ کر دیا اور اکیلے شہر کی طرف بڑھے۔ قلعے کے نزدیک پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایلچی سمجھتے ہوئے محافظوں نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر راجہ مروٹ کے دربار میں پہنچے۔ درباریوں نے یوں ایک اجنبی مسلمان کو بے خوف یوں دربار میں آتے دیکھا تو روکنے کی جرأت کوئی نہ کر سکا۔ راجہ مروٹ اس وقت اپنے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

دربار میں بیٹھا اپنے ساتھیوں سے صلاح و مشورہ میں مصروف تھا اس سے قبل کے کوئی درباری یا خود راجہ مروٹ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عزائم سے واقف ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تلوار بلند کی اور دوسرے ہی لمحہ راجہ کا سرتن سے جدا ہو کر زمین پر آن گرا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہاتھ میں راجہ کا سر تھاما اور دوسرے ہاتھ سے تلوار کے جوہر دکھاتے ہوئے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ اور مزاحمت کو دور کرتے بڑی پھرتی سے دربار سے باہر آئے اور اس طرف بڑھے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گھوڑا کھڑا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑا تیز رفتاری سے قلعہ کی حدود نکلتا چلا گیا۔ ملتان کی افواج نے مروٹ کی جانب پیش قدمی شروع کر دی تھی اور انہوں نے جب ایک تیز رفتار گھڑ سوار کو ہاتھ میں انسانی سر تھامے اپنی طرف آتا دیکھا تو حیران رہ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راجہ مروٹ کا سر حاکم ملتان کے قدموں میں رکھ دیا جو اس وقت لشکر کی قیادت کر رہا تھا۔ حاکم ملتان نے راجہ مروٹ کا کٹا ہوا سر دیکھا تو حیران رہ گیا اور کبھی وہ راجہ کے سر کو دیکھتا اور کبھی حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا تھا۔ حاکم ملتان جب سکتے کی حالت سے باہر نکلا تو فتح کا نعرہ بلند کیا اور لشکر نے اس نعرہ کا جواب دیا۔

راجہ مروٹ کا سر کاٹنے کی شہرت جب دہلی میں شاہ جہان کے پاس پہنچی تو اس نے اپنے سپاہیوں کو ملتان بھیجا اور ان لوگوں نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا کہ یہ تو وہی بازید محمد (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں جو اپنا منصب چھوڑ کر روپوش ہو گئے تھے۔ سپاہیوں نے اس کی اطلاع شاہجہان کو دی تو شاہجہان نے حاکم ملتان کے نام ایک حکم نامہ بھیجا۔

"بازید محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کو دوبارہ ان علاقوں میں بھیج دو جو ان کی نگرانی میں تھے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں پھر سے سنبھال سکیں۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

اس حکم نامہ کے ملتے ہی حاکم ملتان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں بلایا اور شاہی فرمان کے متعلق بتایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب شاہ جہان کے نام لکھا جس کے مندرجات کچھ یوں تھے۔

"میں والی ہندوستان کی عنایات کا مشکور ہوں مگر میرے کمزور کندھے اس بارگراں کو اٹھانے سے عاجز ہیں اور عمر بھی اب ساتھی دیتی معلوم نہیں ہوتی اور نجانے کس وقت یہ میرا ساتھ چھوڑ دے؟ اس لئے مالک حقیقی کی بارگاہ میں رجوع کئے ہوئے ہوں اور اللہ عزوجل مجھے توفیق عمل دے اور آپ کو اس حسن سلوک کی جزا عطا فرمائے لہٰذا مجھے دربار شاہی میں حاضر ہونے سے معذور سمجھا جائے۔"

اس درخواست کے موصول ہونے کے بعد شاہ جہان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو مزید سرکاری خدمت انجام دینے سے موقوف کر دیا اور مزید کچھ جاگیر بھی عطا فرما دی۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳

اللہ عزوجل بہتر وارث دینے والا ہے

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا جب حاملہ ہوئیں تو انہوں نے اپنے بھائیوں کو ملتان حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو لینے کے لئے بھیجا جنہوں نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر اپنے آنے کا مدعا بیان کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آنے سے انکار کر دیا اور کہا۔

"تم جا کر اپنی بہن سے پوچھو اگر وہ چاہتی ہیں تو میں گھر واپس آ جاؤں گا ورنہ نہیں آؤں گا۔"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو علم ہوا تو باوصف دیندار اور عابدہ و صالحہ خاتون ہونے کے اپنے شوہر کی خدمت میں حاضر ہونے کو ترجیح دی اور حاملہ ہونے کے باوجود طویل سفر کر کے اپنے شوہر کے پاس پہنچیں اور انہیں اصل صورتحال سے آگاہ کیا جس پر حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے حضور سجدہ شکر ادا کیا اور بارگاہِ خداوندی میں بے شمار دعائیں مانگیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وارث کی خواہش تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سجدے میں چلے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ خداوندی میں یوں دعا کی۔

"اور اللہ عزوجل بہتر وارث دینے والا ہے۔"

پھر حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی زوجہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے ہمراہ مستقل شورکوٹ منتقل ہو گئے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ٤

رحمت حق بر روان راستی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا پابند صوم وصلوٰۃ اور صالح خاتون تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا شمار اپنے زمانہ کی نابغہ روزگار اولیاء خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کی دینداری اور عبادت وریاضت نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ بھی روحانیت کی جانب مائل ہوں اور دین اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کے متعلق سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''عین الفقر'' میں فرمایا ہے۔

رحمت حق بر روان راستی
راستی از راستی آراستی

''راستی کی جان پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو اے راستی! تو نے مجھے راستی سے آراستہ کیا۔''

○...○...○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵

پیدائش سے قبل بشارت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ الہام یہ بشارت ملی کہ عنقریب ان کے ہاں ایک ولی کامل تولد ہوگا جس سے ایک عالم فیضیاب ہوگا اور ان کی شہرت تمام جہان میں ہوگی۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو ہونے والی بشارت یوں پوری ہوئی کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اور جب مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو ایک عالم ان سے فیضیاب ہوا اور لوگ ان کی خدمت میں حاضری دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ٦

پیدائشی ولی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کی پہچان یہ تھی کہ جب شیر خوارگی کے زمانے میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روزے کے اوقات میں والدہ کا دودھ نہیں پیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے گھبرا کر طبیب کو بلوایا تو طبیب نے معائنہ کے بعد اپنے تجربات کی روشنی میں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا۔

"بچے کو کوئی بیماری نہیں کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ بچہ بغیر کسی وجہ کے چوبیس گھنٹے دودھ نہیں پیتا اگر اگلے چوبیس گھنٹے بھی بچہ دودھ نہ پیئے تو پھر مجھے بتائیں۔"

یہ کہہ کر طبیب چلا گیا اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے دن بھر دودھ نہ پیا اور جب افطار کا وقت ہوا تو حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے دودھ پلایا تو بڑے شوق سے پی لیا۔ اگلے دن بھی یہی واقعہ پیش آیا حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ طبیب کو بلوانے کے لئے جانے لگے تو حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے انہیں روکتے ہوئے فرمایا۔

"آپ کا بیٹا کسی مرض میں مبتلا نہیں بلکہ اس کا روزہ ہے اور کوئی روزہ دار دن کے وقت کیسے کھا پی سکتا ہے؟"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو تسلی دی اور کہا۔

"دیکھنا یہ افطار کے وقت دودھ پئے گا۔"

اور پھر ایسا ہی ہوا۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو یقین ہو گیا ان کا بیٹا پیدائشی ولی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ بات علاقے میں مشہور ہونا شروع ہو گئی اور لوگ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے آنے لگے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷

آنکھوں کا نور دلوں کو متاثر کرتا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں پیدائشی طور پر ایک عجیب چمک تھی اور جس کسی پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نگاہ ڈال دیتے اس کی کیفیت ہی بدل جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو شورکوٹ کے لوگوں میں ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یوں تو نظریں جھکا کر چلتے تھے مگر جب نگاہ اٹھا کر دیکھتے اور وہ نگاہ کسی مسلمان پر پڑتی تو وہ پکار اٹھتا۔

"اللہ کی قسم! یہ بچہ کوئی عام بچہ نہیں بلکہ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب نور ہے اور یہ ایسا نور ہے جو براہ راست ہمارے دلوں کو متاثر کرتا ہے۔"

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸

ہندوؤں کی پریشانی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں ایک عجیب نور تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ اگر کسی ہندو پر پڑجاتی تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا تھا۔ شورکوٹ کی زیادہ آبادی ہندوؤں پر مشتمل تھی اس لئے ان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے ساتھ ہی پریشانی کی ایک لہر دوڑ گئی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور ان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شکایت کی۔

''آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا جس کو دیکھتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کی وجہ سے ہمارا مذہب خطرہ سے دوچار ہو گیا اور ہمیں شورکوٹ میں رہنا دشوار دکھائی دیتا ہے۔''

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کی شکایت سنی تو حیران ہوئے اور کہا۔

''میں تم لوگوں کے لئے کیا کر سکتا ہوں؟ یہ تو تمہاری اپنی کمزوری ہے کہ تم ایک بچے کے دیکھنے پر اپنا مذہب بدل لیتے ہو۔ میں اپنے بچے کو کس طرح منع کر سکتا ہوں کہ وہ کسی کی جانب نہ دیکھے۔''

ہندو بولے۔

''حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا قصور نہیں ہے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

کی خادمہ کا ہے جو انہیں بے وقت لے کر باہر چلی آتی ہے۔"

حضرت بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تم لوگ عجیب مطالبہ کرتے ہو اور میں خادمہ کے باہر جانے پر کیسے پابندی لگا سکتا ہوں؟"

ہندو بولے۔

"آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے بچے کی سیر کے لئے ایک وقت مقرر کر لیں اور وہ اس مقررہ وقت پر ہی گھر سے باہر نکلا کرے۔"

حضرت بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی اس بات کو تسلیم کر لیا اور خادمہ کو بلا کر حکم دیا کہ وہ آئندہ ایک مقررہ وقت پر ہی حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کو لے کر باہر نکلا کرے گی اور اس کے علاوہ انہیں گھر میں ہی رکھے گی۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹

نورِ فراست

کتب سیر میں منقول ہے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں گذشتہ واقعہ کے بعد گھنٹیاں باندھ دی گئیں تاکہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر سے باہر نکلیں تو ان گھنٹیوں کی آواز سے لوگ سمجھ جائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں تاکہ وہ سامنے سے ہٹ جائیں۔ ہندوؤں کی جماعت حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اقدامات سے مطمئن ہو کر واپس لوٹ گئی اور انہوں نے جا کر کئی لوگوں کو خاص طور پر اس بات کے لئے مقرر کیا کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی خادمہ کے ہمراہ گھر سے نکلیں تو وہ باآوازِ بلند اس بات کا اعلان کریں چنانچہ جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر سے نکلتے ہندوؤں کے نقیب شور مچانا شروع کر دیتے۔

"سب ہوشیار ہو جائیں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا گھر سے باہر آ گیا ہے۔"

جیسے ہی نقیب شور مچاتے ہندو اپنی دوکانوں میں گھس جاتے تھے اور دکانیں بند کر لیتے تاکہ وہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی نورانیت سے محفوظ رہ سکیں۔ راستہ میں چلتے ہوئے ہندو ہوشیار ہو کر اِدھر اُدھر بھاگ جاتے۔ ہندو پنڈتوں نے سب کو ہدایت کر دی تھی کہ یہ بچہ جہاں بھی نظر آئے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کریں اور اس کی جانب سے رخ پھیر کر کھڑے ہوں لیکن اتنی پابندیوں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

اور سختی کے باوجود بھی اگر کوئی ہندو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی زد میں آ جاتا وہ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے مسلمان ہو جاتا تھا۔ شور کوٹ اور اس کے گرد و نواح کے سینکڑوں ہندو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نورِ فراست سے مسلمان ہو گئے اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا عملی نمونہ پیش کیا۔

''مومن کی فراست سے ڈرو وہ نورِ خداوندی سے دیکھتا ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نورِ فراست اللہ عزوجل نے بوقت پیدائش ہی وافر عطا فرمایا تھا۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۰

ہندو طبیب مسلمان ہو گیا

کتب سیر میں منقول ہے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ علاقہ کا ایک ہندو طبیب کو بلا لائے تا کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معائنہ کر کے مرض کا اندازہ لگائے۔ طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کے متعلق سن رکھا تھا اور وہ خوفزدہ تھا اس لئے اس نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے بچے کا پیشاب ایک بوتل میں لا کر دے دیں میں اس سے مرض کا اندازہ لگا لوں۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پیشاب لا کر طبیب کو دیا۔ اس ہندو طبیب نے جب پیشاب کا معائنہ کیا تو کلمہ طیبہ پڑھنے لگا اور مسلمان ہو گیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۱

یہ فقیر حق سے ہو کر آیا ہے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہری علوم کسی بھی استاد سے حاصل نہیں کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادر زادولی تھے اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن، حافظ الحدیث، فقہ وتصوف، فلسفہ و منطق اور قانون کے علاوہ دیگر تمام علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ ان جملہ علوم پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دسترس کا ثبوت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی طور پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا اور اس کا ذکر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں متعدد مواقع پر کیا ہے کہ میں نے علم لدنی کی تعلیم محض اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہے۔ اس بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

> ''یہ فقیر حق سے ہو کر آیا ہے اور وہاں سے حقیقت لایا ہے اس لئے میری سب باتیں حق ہیں اور غیر ماسوائی باطل سے بالکل مبرا مطلق ہیں۔''

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۲

باطنی علوم نے زندگی پاک کر دی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قلبی واردات کو ظاہر کرتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھے ظاہری علم حاصل نہیں لیکن واردات غیبی کے باعث مجھے علم باطن کی فتوحات بے شمار حاصل ہیں کہ انہیں بیان کرنے کے لئے کئی دفتر درکار ہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام کا اندازہ ان کے اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے۔

اگرچہ نیست مارا علم ظاہر
ز علم باطنی جاں گشتہ طاہر

"اگرچہ میں ظاہری علوم سے محروم ہوں مگر باطنی علوم نے میری زندگی پاک کر دی ہے۔"

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۳

علم و معرفت کے گوہر

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی گوشہ نشینی پسند فرماتے تھے اور دیگر بچوں کی مانند کھیل کود میں دلچسپی نہ لیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تنہائی پسندی درحقیقت اس جانب اشارہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لغو ولہب سے محفوظ رہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا روحانیت میں بلند مقام رکھتی تھیں اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "باہو" رکھا کہ ذکر ہو کی نسبت سے انہیں معرفت خداوندی حاصل ہو چکی تھی اور وہ اپنے بیٹے کے بلند مرتبہ سے آگاہ تھیں اس لئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کا انداز ایسا اختیار کیا جس کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ عرفانِ خداوندی پا سکیں اور یہ والدہ کی تربیت کا ہی اثر تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ ولایت میں بلند منصب پر فائز ہوئے اور ایک عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سیراب ہوا اور انہوں نے علم و معرفت کے بے شمار گوہر لٹائے جس کا زندہ ثبوت ان کی تصنیفات ہیں جو آج بھی عاشق حقیقی کے لئے رہنمائی کا درجہ رکھتی ہیں۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ١٤

حضورِ حق کی کیفیت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا ذکر ھو اور اس کی لطافتوں کا حصول ہمیشہ پیش نظر رکھا کہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا قلب محبوبِ حقیقی کی محبت سے لبریز تھا اور جان ذکر خداوندی کی گرمی سے گداز تھی اور بعد میں خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا ادراک ہوا کیونکہ یہ تمام کیفیات خود آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بھی گزریں بقولِ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ۔

"میری والدہ کو ایسا ذکر خفی حاصل تھا کہ ان کی آنکھوں سے خون جاری ہوتا تھا اور یہی کیفیت میری بھی ہوئی اور اس کیفیت کو حضورِ حق کہتے ہیں۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۵

خود کو اللہ عزوجل کے سپرد کر رکھا تھا

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ جب مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیفات کا سہارا لیا اور تصنیفات کے اعتبار سے علیحدہ اور نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ اپنی تصنیفات میں بیان کیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی مقام و مرتبہ کی عکاسی کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''نورالہدیٰ'' میں فرماتے ہیں۔

''میں نے کبھی کسی کتاب سے کوئی جملہ یا قول نقل نہیں کیا بلکہ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے یہ باتیں بیان کرتا ہوں اور میں نے خود کو اللہ عزوجل کے سپرد کر رکھا ہے۔''

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۶

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت

ب بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ بھی گہنا بھارا ھو
نال شفاعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چھٹسی سارا عالم ھو
حدوں بے حد درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوں جیندا ایڈ پسارا ھو
قربان تنہاں توں باھو جنہاں ملیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سہارا ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''عین الفقر'' میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیعت کا احوال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک روز میں شورکوٹ کے نواح میں ایک ٹیلے پر کھڑا تھا کہ ایک نورانی صورت گھڑسوار تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھوڑے پر سوار کر لیا۔ میں نے ان سے پوچھا حضور! آپ کون ہیں اور مجھے کہاں لے جاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب ہوں اور تمہیں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں لے جا رہا ہوں۔ پھر وہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے اور اس وقت وہاں خلفائے راشدین، اہل بیت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری جانب نگاہِ کرم فرمائی اور مجھے روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نگاہِ کرم فرمائی اور روحانی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نگاہِ کرم فرمائی اور روحانی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ پھر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

بالترتیب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ان تمام حضرات کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری جانب بڑھایا اور فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیعت سے مشرف فرمایا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیعت کا اظہار اس شعر کے ذریعے کرتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فرزند خود خواندہ است مارا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

O...O...O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۷

مرشد کامل کی خصوصیات

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک تھاما تو میری نگاہوں سے تمام حجابات دور کر دیئے گئے اور مجھے ہر شے یکساں نظر آئی اور میری نگاہ لوحِ محفوظ پر پڑی۔ پھر حجابات کے دور ہوتے ہی میں نے جو کچھ دیکھا ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور جو کچھ سنا وہ ظاہری کانوں سے سنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی فیوض و برکات کے حاصل ہونے کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"اللہ عزوجل نے مجھے ظاہری علوم بوسیلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم القاء فرمائے ہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفات "عین الفقر" اور "محک الفقراء" میں فرماتے ہیں۔

"مرشد کامل ایسا ہونا چاہئے کہ طالب کو ایک ہی نگاہ میں کامل کر دے اور اسے مراتب کی انتہا کو پہنچا دے اور تمام حجابات کو دور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کر دے۔"

○...○...○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۸

فرزند فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کی اور پھر درجات و مقامات کا کوئی حجاب باقی نہ رہا اور میرے لئے ہر شے یکساں ہوگئی اور مجھے النھایت ھو الرجوع الی البدایت کا مقام و مرتبہ حاصل ہوگیا۔ جب میں تلقین سے مشرف ہوا تو سیدۃ النساء خاتونِ جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

"تو میرا فرزند ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے قدم مبارک کا بوسہ لیا اور اپنے گلے میں غلامی کا طوق پہنا پھر حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

"اللہ عزوجل کی مخلوق سے محبت کرنا کہ یہ حکم سروری ہے۔"

O...O...O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۹

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے بیعت کرنے کے بعد میرا ہاتھ حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک میں دے دیا اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ پھر حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیعت کیا اور روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ پھر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

”مخلوقِ خدا کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دو اور انہیں وعظ و نصیحت کرو۔“

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲۰

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دلی وابستگی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرنا اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ میری تمام روحانی منازل حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے طے ہوں گی اور اس لئے مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دلی وابستگی اور انسیت ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "رطب اللسان" میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

"دنیا کے تمام پیر اور مرشد حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے طالب ہیں اور حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے تمام مشائخ میں سب سے اعلیٰ و افضل اور بے مثل ہیں۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ قادریہ میں وہ برکت ہے جو شخص ایک مرتبہ صدق دل سے اور اخلاص کے ساتھ زبان سے کہہ دے کہ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ تو اس پر معرفت اور ولایت کے تمام مقامات واضح اور روشن ہو جاتے ہیں۔"

○...○...○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲۱

دربارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رسائی

اس واقعہ کے بعد حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ محبوبِ حقیقی کے عشق میں ایسے مستغرق ہوئے کہ ہوش و حواس قائم نہ رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ذاتِ باری تعالیٰ کے جلال و جمال کے دیدار میں مست رہتے تھے اور تجلیاتِ خداوندی کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے۔

مٹا دیا مرے ساقی نے عالم من و تو
پلا کے مجھ کو مے لا الٰہ الا ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے کئی بزرگوں کے پاس گئے اور ان کی صحبت سے فیض حاصل کیا اور وہاں سے روحانی فیوض و برکات حاصل کیے مگر حقیقی باطنی فیض جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مبارک خود فیض رسان خلق بن گیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہِ راست نصیب ہوا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جس شخص کا باطن اللہ عزوجل کا منظور نظر ہو اور اسے دربار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رسائی حاصل ہو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلیم و تلقین اور بیعت کی سعادت حاصل ہو جس نے ظاہر و باطن میں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

ہدایت نبوی کو اپنا رفیق بنایا ہو اس کو ظاہری مرشد کی کیا ضرورت ہے؟ میرا یہ کہنا کسی کی کیفیت کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ خود میری یہ حالت ہے کہ کسی کی کیفیت کے متعلق بیان کرو اور جس پر چاہوں یہ باتیں منکشف کر دوں یا اسے دکھا دوں۔"

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲۲

والدہ سے بیعت کی درخواست

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی فیوض و برکات حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہری مرشد کی حاجت محسوس ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے درخواست کی کہ وہ انہیں اپنا مرید بنالیں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"بیٹا! میں جو دعائیں تمہیں دے سکتی تھی میں نے تمہیں دیں اور میری تمام دعائیں تمہاری بھلائی کے لئے ہی ہیں میں تمہیں اپنا مرید نہیں کر سکتی۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرطِ محبت میں فرمایا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہا کو بیعت کرنے میں کیا حرج ہے جبکہ میرے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہا جیسی مشفق و مہربان ماں سے بہتر کون مرشد ہو سکتا ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"بیٹا! تمہاری محبت اور فرمانبرداری اپنی جگہ پر ہے مگر دین اسلام میں کچھ بنیادی اصول وضع کیے گئے ہیں اور ان اصولوں کو کوئی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

بھی صحیح العقیدہ مسلمان ردّوبدل نہیں کر سکتا۔ میرا مقام تمہاری نگاہوں میں کتنا ہی معتبر اور بلند کیوں نہ ہو؟ مگر یاد رکھو کہ ایک عورت کبھی بھی روحانی پیشوا کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتی اور تم اگر اپنی روحانی منازل کی تکمیل چاہتے ہو تو کسی مرشد کامل کو تلاش کرو اور اس کے دست حق پر بیعت ہو کر اپنی روحانی منازل کی تکمیل کرو۔ معرفت کے اسرار و رموز تمہیں مرشد کامل ہی بتائے گا اور میرے پاس جو کچھ تھا وہ میں تمہیں دے چکی ہوں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کا جواب سنا تو پوچھا۔

"میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"تم مرشد کامل کو روئے زمین پر تلاش کرو۔"

اور پھر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے مشرق کی جانب اشارہ کر دیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو مرشد کامل کی تلاش میں گھر سے نکل پڑے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awaiis_sultan

قصہ نمبر ۲۳

مردِ کامل کی جستجو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی تلاش سے قبل تین شادیاں کر چکے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو والد بزرگوار کی جانب سے وراثت میں ایک گاؤں اور پچاس ہزار بیگھے زمین بھی ملی تھی جس کی بدولت اہل وعیال کا گزارہ نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تینوں اِزواج سے اجازت طلب کی اور انہیں اپنی والدہ کے سپرد کر کے مرشد کامل کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قلبی تشنگی اور روح کی بے چینی کو مٹانے کے لئے کسی مردِ کامل کی جستجو میں تھے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲۴

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر مراقبہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی تلاش میں گھر سے نکلے اور مشرق کی سمت روانہ ہوئے اور ملتان پہنچ گئے۔ ملتان پہنچنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ سہروردی کے بانی کے طور پر ہوتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں بھی خصوصی دلچسپی لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی سعادت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر حاصل کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام کے عہدہ پر بھی فائز رہے اور ایک عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ اور پوتے قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی صاحب کشف و کرامت اور نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر مراقبہ کیا اور کافی دیر تک اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نیند کا غلبہ طاری ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تمہاری دلجوئی کے لئے بھیجا ہے۔ پھر فرمایا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے بتاؤ؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا مجھے کسی شے کی حاجت نہیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب آ ہی گئے ہو تو خالی ہاتھ کیسے بھیجا جا سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! واقعی مجھے کسی شے کی حاجت نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہو گئی یہی مقصود تھا اور اللہ عزوجل نے میرا مقصد پورا فرما دیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹے! تم مجھے اپنا مقصد بتا سکتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شہر سے مجھے کسی پاکیزہ کا ساتھ عطا فرما دیں تو یہ میری بڑی خوش نصیبی ہو گی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے چاہا تو تمہارا یہ مقصد جلد پورا ہو جائے گا۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲۵

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا چوتھا نکاح

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نیند سے بیدار ہوئے تو اس خواب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پریشان کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر فاتحہ پڑھی اور بعد سلام کے وہاں سے رخصت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مزارِ پاک سے باہر آئے اور جانب شمال روانہ ہو گئے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو دریا کے کنارے چلے گئے اور وضو کرنے کے بعد نماز کی نیت باندھ کر نماز شروع کرنا چاہتے تھے کہ اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پلٹ کر دیکھا تو ایک خوبصورت دوشیزہ کھڑی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نامحرم عورت کو دیکھتے ہی نظریں جھکا لیں اور اس عورت سے پوچھا۔

''تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو؟''

وہ عورت بولی۔

''میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چلتی آ رہی ہوں اور میرے پاؤں میں آبلے پڑ چکے ہیں۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا۔

''تو میرے پیچھے کیوں آ رہی ہے اور تجھے میرا تعاقب کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟''

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

وہ عورت بولی۔

"میں ملتان کے ایک ہندو ساہوکار کی بیٹی ہوں اور کئی دنوں سے میرے اندر عجیب سی بے چینی شروع ہو گئی ہے اور مجھے اپنے مذہب سے نفرت ہو گئی ہے۔ مجھے بتوں کو پوجنا اچھا نہیں لگتا کہ یہ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور میں ان کے آگے سر جھکاؤں اور ان کی عبادت کروں۔ میں اپنی اس قلبی بے چینی کو دور کرنے کے لئے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر چلی گئی اور یہاں مجھے پتہ چلا اس در سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہو چکے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا مجھے بھی یہاں حاضری دینی چاہیے تا کہ میرا نصیب بھی جاگ جائے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ کے اشارے سے اس عورت کو روکتے ہوئے فرمایا۔

"تم کچھ دیر رکو میں نمازِ ظہر ادا کر لوں کہ ظہر کا وقت گزرتا جا رہا ہے اور میں نماز کی ادائیگی کے بعد تمہاری بات سنوں گا۔"

یہ فرما کر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہو گئے اور وہ ہندو عورت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نماز پڑھتا دیکھنے لگی۔ اسے رکوع و سجود عجیب معلوم ہوئے۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ہندو عورت سے فرمایا۔

"تمہاری قلبی بے چینی درست مگر تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟"

وہ ہندو عورت ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

"میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے دیکھا اور پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ دیکھتے ہی مسلمان ہو گئی اور میں نے کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا۔ مجھے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے حکم ملا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیز بن کر اپنی تمام عمر گزار دوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئی اور ایک کنیز اپنے مالک کے سوا اور کیا چاہے گی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ مہربانی فرما کر مجھے اپنے قدموں میں جگہ عطا فرما دیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی بات سنی تو حیران ہوئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دورانِ مراقبہ خواب میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی ہونے والی گفتگو یاد آ گئی کہ مجھے اپنے شہر سے کسی پاکیزہ کا ساتھ عطا فرما دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہے تو میں کیسے انکار کر سکتا ہوں اور تم مطمئن رہو کہ اللہ عزوجل نے تمہیں تمہارے گوہر مقصود تک پہنچا دیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کو باقاعدہ کلمہ طیبہ پڑھایا اور مسلمان کرنے کے بعد اس سے نکاح کر لیا۔ نکاح کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو اپنے ساتھ شورکوٹ لے گئے۔

○...○...○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲۶

والدہ کی ناراضگی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے اجازت لے کر نکلے تھے کہ وہ مرشد کامل کی تلاش میں جا رہے ہیں اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور نکاح کر کے واپس شورکوٹ لوٹ رہے تھے۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا صاحب کشف تھیں اس لئے اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تینوں ازواج سے فرمایا کرتی تھیں۔

"باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! ایک اور بیوی لے کر لوٹے گا اور تم خیال نہ کرنا کہ تمہارا شوہر بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے اور وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے پیش نظر اللہ عزوجل کی خوشنودی کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور تمہاری نجات کا ذریعہ تمہارا شوہر بنے گا۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تینوں ازواج متقی و پرہیزگار تھیں اس لئے حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی بات سن کر خاموش ہو جاتی تھیں اور جانتی تھیں تمام امور رضائے خداوندی کے تابع ہیں چنانچہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی چوتھی بیوی کو لے کر شورکوٹ پہنچے تو بغیر کسی تاخیر کے اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے جب بیٹے کو دیکھا تو ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

"باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! اللہ عزوجل نے کیا تجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ تو بہت سی عورتیں جمع کرے یا تیری پیدائش کا مقصد کچھ اور ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی ناراضگی دیکھ کر اور ان کی گفتگو سن کر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گھبرائے ہوئے والدہ سے پوچھا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہا مجھے بتائیے کہ اللہ عزوجل نے مجھے کس کام کے لئے پیدا کیا ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"اللہ عزوجل نے تجھے اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

"مجھے معرفت خداوندی کیسے حاصل ہوگی؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"جب تک تم اپنا دامن کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ نہ کرو گے تم معرفت خداوندی کو ہرگز پا نہ سکو گے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی باتیں سنیں تو ان سے دریافت کیا۔

"میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"تم مرشد کامل کو روئے زمین پر تلاش کرو۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو کہا۔

"اللہ عزوجل کی زمین بے حد وسیع ہے میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"بلاشبہ اللہ عزوجل کی زمین بے حد وسیع ہے مگر اس نے اپنے بندے کے حوصلے کو اس سے زیادہ وسعت دی ہے اور انہیں جستجو کا ذوق عطا کیا ہے اور زمین کو ان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کی گفتگو بغور سن رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"پھر بھی کچھ تو نشانی ہوتا کہ میں انہیں تلاش کر سکوں؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کی مشکل کو سمجھتے ہوئے مراقبہ کیا اور پھر کچھ دیر بعد جب مراقبہ کی کیفیت سے لوٹیں تو سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"مجھے اس جانب سے تمہارے مرشد کی خوشبو آتی ہے۔"

یہ فرمانے کے بعد حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کا رہنمائی پر شکریہ ادا کیا اور ایک مرتبہ پھر اپنی چاروں ازواج کو والدہ ماجدہ کے پاس چھوڑ مرشد کامل کی تلاش میں والدہ ماجدہ کی دعاؤں کے زیر سایہ جانب مشرق روانہ ہوئے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲۷

میری مراد ایسے پوری نہ ہوگی

عشق عقل وِچ منزل بھاری سیّاں کوہاں دے پاڑے ھو
جنہاں عشق خرید نہ باھُوؒ دوہیں جہانیں مارے ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شورکوٹ سے نکلے اور والدہ کے فرمان کے مطابق جانب مشرق سفر کا آغاز کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر کرتے کرتے راوی کے کنارے جا پہنچے اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مقامی لوگوں سے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سنا تو ان سے ملنے کی خواہش دل میں بیدار ہوئی۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار صاحب کشف و کرامت بزرگوں میں ہوتا تھا اور ان کی بے شمار کرامات زبان زدِ عام تھیں۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ دریائے راوی کے کنارے ایک گاؤں میں رہائش پذیر تھے اور متلاشیانِ حق ان کی تلاش میں اس گاؤں آتے اور اپنی روحانی پیاس بجھاتے تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ پوچھتے ہوئے ان کے گاؤں وارد ہوئے اور جب حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں پہنچے تو وہاں پہلے ہی سینکڑوں متلاشیانِ حق ان کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ خاموشی سے بیٹھ گئے اور حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا درس سنتے رہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک دیگ تھی جو ہر وقت آگ پر چڑھی رہتی تھی اور اس میں پانی گرم ہوتا رہتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو بھی حق کا متلاشی آتا اُسے اس دیگ میں ہاتھ ڈالنے کا حکم دیتے جو شخص اس دیگ میں بلا جھجک ہاتھ ڈال دیتا وہ صاحب کشف و کرامت ہو جاتا تھا۔ اس دن بھی جو طالبانِ حق حاضر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس دیگ میں ہاتھ ڈالیں جو جو اس دیگ میں ہاتھ ڈالتا گیا وہ صاحب کشف و کرامت ہوتا گیا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہے تھے جب حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا۔

''بیٹا! تم یہاں کیوں آئے ہو؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! حق کی تلاش میں نکلا ہوں اور مرشد حقیقی کی آرزو ہے،

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر سنا تو یہاں چلا آیا۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''پھر تم نے دوسروں کی مانند دیگ میں ہاتھ کیوں نہ ڈالا؟ اگر تم اس دیگ میں ہاتھ ڈالتے تو تم بھی صاحب کشف و کرامت ہو جاتے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! میں دیگ میں ہاتھ ڈالنے والوں کو دیکھ چکا مگر میری مراد ایسے پوری نہیں ہوگی۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

''پھر تمہیں کیا چاہئے؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''میں تو اور ہی راہ کا مسافر ہوں۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلی کیفیت کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

''تم چند روز یہاں مقیم ہو اور اس دوران مسجد کا پانی بھرنا تمہاری ذمہ داری ہوگی اور تم یہاں مجاہدہ کرو گے۔''

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲۸

دنیاوی مال کے ہوتے ہوئے یکسوئی ممکن نہیں

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے کا ارادہ کر لیا اور حضرت شاہ حبیب قادری رحمتہ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق خانقاہ میں مقیم ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اگلے روز خدام سے مشک لی اور دریا پر جا کر وہ مشک بھری اور پانی لا کر مسجد کا حمام بھر دیا پھر مشک کے بچے ہوئے پانی سے مسجد کا صحن دھو ڈالا۔ خانقاہ کے دیگر درویش حیرانگی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے انہوں نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا ان کے گوش گزار کیا کہ کس طرح اس جوان نے ایک ہی مشک سے حمام بھی بھر دیا اور مسجد کا صحن بھی دھو ڈالا۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمتہ اللہ علیہ نے جب حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کی اس کرامت کے متعلق سنا تو کچھ دیر کے لئے خاموشی اختیار کی اور پھر فرمایا کہ اس جوان کو میرے پاس بھیجو۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کو جب مرشد پاک کا حکم ملا تو وہ حاضر خدمت ہوئے اور مؤدبانہ سلام عرض کیا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمتہ اللہ علیہ نے دریافت کیا۔

”کیا تمہارے دنیاوی مال موجود ہے؟“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

''حضور! مجھے اپنے والد بزرگوار کی جانب سے وراثت میں ایک جاگیر ملی ہے۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''دنیاوی مال کے ہوتے ہوئے تمہیں یکسوئی حاصل نہ ہو سکے گی پہلے تم دنیاوی مال سے فارغ ہو کر آؤ تاکہ تمہیں یکسوئی حاصل ہو۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر عمل کرنے کے لئے شورکوٹ واپسی کا سفر اختیار کیا۔

O.......O.......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۲۹

اپنا زیور اور نقدی محفوظ کرلو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شورکوٹ روانہ ہوئے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں ہی تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ کشف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا علم ہو گیا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آنے کا مقصد جان گئیں۔ انہوں نے چاروں بہوؤں کو طلب کیا اور ان سے کہا۔

"اپنا زیور اور نقدی محفوظ کرلو۔"

بہوؤں نے گھبرا کر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا ہمیں ایسا کیوں کہہ رہی ہیں اور ہمارے مال کو ایسا کون سا خطرہ لاحق ہے؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"میرا بیٹا اور تمہارا شوہر باہو (رحمۃ اللہ علیہ) آرہا ہے۔"

بیویوں نے یہ بات سنی تو خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"تمہارے لئے خوش ہونے کا مقام نہیں ہے کہ وہ اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے آرہا ہے اور تمہارے پاس موجود زیور اور نقدی محفوظ نہیں ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویاں اگرچہ دیندار تھیں مگر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

وہ تارک الدنیا نہ تھیں اس لئے زیورات اور نقدی کے یوں جانے پر پریشان ہو گئیں۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے ان کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تم میری بات پر عمل کرو گی تو یہی مال کل تمہارے کام آئے گا۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویوں نے دریافت کیا کہ وہ اپنے زیور اور نقدی کو کس طرح محفوظ کر سکتی ہیں؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"تم زیور اور نقدی کو ایسی جگہ دفن کر دو جہاں باہو (رحمۃ اللہ علیہ) کی نگاہ نہ پہنچ سکے۔"

چنانچہ چاروں بیویوں نے ایسا ہی کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳۰

مرشد پاک کے فرمان پر عمل

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ گھر پہنچے تو والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے پوچھا کہ تم اتنی جلدی لوٹ آئے کیا تمہیں مرشد کامل مل گیا؟ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"مرشد کامل تو مل گئے مگر انہوں نے بیعت سے قبل ایک شرط رکھی ہے۔"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے پوچھا کہ وہ کیا شرط ہے؟ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"مرشد پاک کہتے ہیں کہ پہلے تم دنیاوی مال سے چھٹکارا پاؤ پھر تمہیں بیعت کروں گا۔"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کی بات سنی تو کہا کہ تم پر اپنے مرشد کا حکم ماننا واجب ہے تم ان کے حکم پر عمل کرو۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں نگاہ دوڑائی تو اپنے نومولود بیٹے حضرت سلطان نور محمد رحمۃ اللہ علیہ پر نگاہ پڑی جو پنگھوڑے میں سو رہے تھے اور ان کی انگلی میں نظر بد سے بچنے کے لئے سونے کی انگوٹھی پہنائی گئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی انگلی سے وہ انگوٹھی اتاری اور اس کو گھر سے باہر گلی میں پھینک دیا اور پھر بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

"گھر میں جو زیورات و نقدی موجود ہے وہ لے آؤ تا کہ میں دنیاوی مال سے چھٹکارا پا سکوں۔"

بیویوں نے جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو گھبرا گئیں مگر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے کہنے کے مطابق خاموش رہیں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ گھر میں زیورات و نقدی کہاں سے آئی؟ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو عرض کیا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہا کا فرمانا بجا مگر مجھے گھر میں مال کی بو آتی ہے۔"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ اگر تمہیں مال کی بو آتی ہے تو پھر خود ہی مال کو تلاش کر لو۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں زیورات و نقدی کی تلاش شروع کر دی اور پھر انہیں زیور و نقدی گھر کے ایک کونے میں زمین میں دبائے مل گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زیور اور نقدی گھر سے باہر پھینک دی اور پھر والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل دیئے۔

O.......O.......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳۱

کڑی آزمائش

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق اپنا تمام مال لٹانے کے بعد ان کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو فرمایا۔

''تم دنیاوی مال سے تو فارغ ہو کر آ گئے مگر ان بیویوں کا کیا کرو گے؟ تم اللہ کے حقوق ادا کرو گے یا پھر اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرو گے؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہو گا۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ درحقیقت حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا امتحان لے رہے تھے اور ابھی تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا تھا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیویوں کے متعلق فرمایا کہ وہ راہِ حق میں تمہارے پاؤں کی زنجیریں ہیں تم پہلے ان زنجیروں سے آزاد ہو کر آؤ پھر تمہیں بیعت کروں گا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے شورکوٹ روانہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت راہِ حق کی طلب میں اس قدر مست تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

چیز کی کوئی پرواہ نہ تھی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ سے نکلے اور شورکوٹ کی جانب روانہ ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ کشف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی اطلاع اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادہ کی خبر ہوگئی۔ انہوں نے اپنی چاروں بہوؤں کو ایک مرتبہ پھر بلایا اور ان سے فرمایا۔

''میرا بیٹا تم سے ہمیشہ کے اپنا تعلق ختم کرنے کے لئے آ رہا ہے جس طرح اس نے مال سے پیچھا چھڑایا ہے اس طرح اب وہ تم سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے لہٰذا تم ہوشیار رہنا اور جب وہ آئے تو تم میرے پیچھے چھپ جانا کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ راہِ حق کی مستی میں سرشار ہو کر تمہارے حق میں کوئی شرعی بات نہ کہہ دے یعنی کہیں تمہیں طلاق نہ دے دے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویوں نے جب حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی بات سنی تو پریشان ہوگئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

''تم میرے پیچھے چھپ جاؤ باہو (رحمۃ اللہ علیہ) کسی بھی لمحے یہاں پہنچنے والا ہوگا۔''

چاروں بہوئیں حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے فرمان کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہا کے پیچھے چھپ گئیں۔ اس دوران حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ گھر میں داخل ہوئے اور والدہ ماجدہ کو سلام عرض کیا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے جب بیٹے کو دیکھا تو کہا۔

''باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں جانتی ہوں کہ تو یہاں کس ارادے سے آیا ہے؟''

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ ان کی والدہ صاحب کشف خاتون ہیں اور وہ ان کی آمد کے مقصد سے بخوبی آگاہ ہیں اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مرشد پاک کا یہی حکم ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے پاؤں کی زنجیریں کاٹ کر ان کے پاس آؤں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا۔

بات حقوق ادا کرنے کی ہے جو تمہارے ذمہ ہیں اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے راستے کی رکاوٹ نہ بنے اور اپنے تمام حقوق معاف کر دے تو تم ان کے حقوق کی ادائیگی سے فارغ ہو جاؤ گے لیکن جو حقوق تمہارے ذمہ ہیں وہ قائم رہیں گے اگر تم کامل مرشد کی تلاش میں کامیاب ہو کر لوٹو تو ٹھیک وگرنہ تمہیں اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے واپسی کی ضرورت نہیں۔“

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے جب والدہ ماجدہ کی بات سنی تو اپنی بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”اگر تم اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کر لو کہ تم نے اپنے حقوق معاف کر دیئے تو میں تمہیں طلاق دیئے بغیر خاموشی سے لوٹ جاؤں گا۔“

چاروں بیویوں نے ایک زبان ہو کر اپنے تمام حقوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کو معاف کر دیئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گئے۔

○...○...○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳۲

سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب بیویوں کے حقوق سے آزادی کے بعد حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ثابت قدم پایا تو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت سے سرفراز فرمایا اور بھرپور توجہ فرمانے کے بعد دریافت کیا۔

"باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا دلی مراد پالی؟"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"حضور! جو مقامات آج مجھ پر منکشف ہو رہے ہیں وہ میرے پنگھوڑے میں ہی مجھ پر منکشف ہو چکے ہیں۔"

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳۲

آپ رحمۃ اللہ علیہ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آزمائش کا فیصلہ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی مرشد کے پیچھے روانہ ہوئے اور مرشد پاک کے پیچھے ایک جنگل میں پہنچ گئے۔ اس جگہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد پاک کو بوڑھے آدمی کی صورت میں دیکھا جو بیلوں کی جوڑی لئے ہل چلا رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کندھے پر خرقہ پوشوں کی مانند کمبل لپیٹا اور درویش کی سی صورت میں اپنے مرشد پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمائیں ہل میں چلاتا ہوں۔"

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی اپنی اصلی صورت میں لوٹ آئے اور اس کے ساتھ ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی اصلی شکل میں ظاہر ہو گئے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳٤

بابا! میری پیشانی پر بھی تلک لگائیے

جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی اصلی صورت میں لوٹ آئے تو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چل دیئے۔ اچانک حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ پھر ایک دم نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے پیچھے غائب ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرتبہ اپنے مرشد کو ہندوؤں کے ایک بازار میں دیکھا اور اس وقت وہ ایک ہندو برہمن کے روپ میں تھے۔ ان کے ایک ہاتھ میں برتن تھا جس میں زعفران اور دیگر رنگ بھرے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا مرشد پاک بازار میں موجود ہندوؤں کے ماتھے پر تلک لگا رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنا حلیہ بدلا اور ایک ہندو نوجوان کی شکل اختیار کر کے ایک دکان پر بیٹھ گئے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ادھر سے ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے۔

''بابا! میری پیشانی پر بھی تلک لگائیے۔''

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو اسی وقت اپنی اصل حالت میں لوٹ آئے اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی اصلی حالت میں لوٹ آئے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳۵

شیخ! مجھے بھی سبق پڑھائیے

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور ایک جانب چل دیئے۔ تیسری مرتبہ پھر ایسا ہوا کہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ چلتے چلتے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مرشد کی پیروی کی اور ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ اس مرتبہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک اسلامی شہر میں موجود تھے اور ایک غیر معروف مسجد میں کم سن بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دے رہے تھے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ اس مرتبہ اپنی اصل شکل میں موجود تھے۔ یہ دیکھ کر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کم سن بچے کی شکل وصورت اختیار کی اور قاعدہ پکڑ کر مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"شیخ! مجھے بھی سبق پڑھائیے۔"

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا اور ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر تشریف لائے اور پھر اپنے گاؤں کی جانب چل دیئے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳۶

جو مقدر ہو وہی ظہور پذیر ہوتا ہے

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنی خانقاہ میں لوٹے تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

''باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! تم جس نعمت کے حقدار ہو وہ ہمارے امکان سے باہر ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کی بات سنی تو عرض کیا حضور! میں کہاں جاؤں؟ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''حق تعالیٰ وہی کرتا ہے جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا اور جو کچھ وہ چاہے وہی ظہور پذیر ہوگا۔''

پھر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم دہلی چلے جاؤ وہاں میرے مرشد حضرت سیّد عبدالرحمن قادری رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں وہ شاہی منصب دار ہیں تم ان کی خدمت میں حاضر ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کا فرمان سنتے ہی دہلی جانے کی تیاری شروع کر دی۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ روانہ کیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳۷

ایک مجذوب سے ملاقات کا قصہ

مناقب سلطانی میں منقول ہے جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دہلی کی جانب روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک مجذوب شخص ایک جانب سے نمودار ہوا اور اس نے آتے ہی لکڑی کی ایک کاری ضرب حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی پشت پر ماری جس سے وہ بے ہوش کر زمین پر گر پڑے۔ وہ مجذوب دوبارہ ضرب لگانا چاہتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تیزی سے آگے بڑھے اور مجذوب کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مجذوب نے غصے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب دیکھا اور جلالی لہجے میں بولا ہمارے راستے سے ہٹ جا اور ہمارے کام میں مداخلت نہ کر۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہم درویش اہل صحو ہیں اور اہل سنت والجماعت ہیں۔"

جیسے ہی سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے مجذوب نے اپنا اٹھا ہوا ہاتھ نیچے کیا اور خاموشی سے ایک جانب چلا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کو ہوش دلائی جو بدستور زمین پر پڑے تھے۔ کچھ دیر کے بعد جب سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ سکر سے صحو کی طرف لوٹے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اگر وہ تمہیں دوسری مرتبہ مار دیتا تو تم یونہی جذب کی حالت میں رہتے اور پھر ہم تمہیں مستی سے ہوش میں نہ لا سکتے تھے۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳۸

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو اور حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہم عازم سفر ہوئے اور منازل پر منازل طے کرتے دہلی پہنچے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل اس وقت عروج پر تھی اور اس وقت محفل میں مریدین، خدام اور عقیدت مند صفیں باندھے تشریف فرما تھے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے اسرار و معانی کی بارش ہو رہی تھی اور حاضرین پر وجدانی کیفیت طاری تھی اچانک حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ روک دیا اور ایک خادم سے فرمایا۔

''فلاں مقام پر اس حلیہ کا ایک درویش پہنچا ہے اسے نہایت احترام کے ساتھ ہمارے پاس لے آؤ''

حاضرین محفل حیران تھے کہ آخر وہ کون سا بزرگ ہے جن کی میزبانی اس طرح کی جا رہی ہے؟ محفل میں موجود ہر شخص اس بزرگ کو دیکھنے کے لئے بے چین تھا۔ پھر وہ خادم، سلطان العارفین حضرت سلطان باہو اور حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہم کے ہمراہ خانقاہ میں داخل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے شانِ ولایت ظاہر تھی مگر جو صاحبانِ نظر نہیں تھے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک معمولی درویش سمجھا۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۳۹

سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیض

مناقب سلطانی میں منقول ہے جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں اپنے دادا مرشد حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا تو حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور خلوت میں لے گئے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے خلوت میں جاتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی حصہ عطا فرمایا اور خانقاہ سے اسی وقت رخصت کر دیا۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۴۰

نعمت کی آزمائش

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دادا مرشد حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ فیض کے بعد جب خانقاہ سے باہر آئے تو دہلی شہر کی گلیوں اور بازاروں میں گھومنا شروع کر دیا۔ اس دن جمعہ کا روز تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس خاص و عام پر نگاہ ڈالتے وہ تھوڑی ہی دیر میں خدا رسیدہ ہو جاتا۔ شہر میں ہر جانب شور مچ گیا اور طالبان حق کا ہجوم اس قدر بڑھا کہ راستے بند ہو گئے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خدام شہر کسی کام سے آئے انہوں نے جب ہجوم دیکھا تو صورت حال کا جائزہ لے کر حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا اور کہا کہ سیّدی! شہر میں ایک ولی اللہ آیا ہے جو اپنی توجہ سے عام مخلوق میں عشق الٰہی کی شمع روشن کرتا ہے اور اس کے روحانی فیض کی شہرت خوب ہے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ اس درویش کی رہائش شہر میں کس جگہ ہے؟ خدام نے عرض کیا کہ حضور! اس درویش کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں وہ دہلی کے بازاروں میں گھومتا ہے اور کھڑے کھڑے معرفت کی دولت لٹاتا ہے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''دریافت کرو کہ وہ درویش کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟''

خدام حکم ملتے ہی دوبارہ بازار میں پہنچے تو انہوں نے وہاں ہجوم کے درمیان

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

اس درویش کو دیکھا۔ اس درویش تک پہنچنا دشوار تھا۔ خدام نے بڑی مشکل سے اس تک پہنچنے کی جگہ بنائی۔ جب نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ یہ تو وہی درویش ہے جسے مرشد پاک نے آج ہی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔ انہوں نے واپس جا کر حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتایا۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ رنجیدہ ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے فرمایا۔

"اسے فوراً میرے پاس لے کر آؤ۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب دادا مرشد کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہم نے تمہیں نعمت خاص سے نوازا اور تم نے اس خاص نعمت کو عام کر دیا۔"

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"سیّدی! جب کوئی بوڑھی عورت بازار سے روٹی پکانے کے لئے توا خریدتی ہے تو اسے بجا کر دیکھتی ہے کہ وہ کیسا کام کرے گا؟ اسی طرح جب کوئی کمان خریدتا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھ لیتا ہے اس میں مطلوبہ لچک موجود ہے یا نہیں؟ مجھے جو نعمت عظمیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملی میں اسی کی آزمائش کر رہا تھا کہ اس فقیر کو جو نعمت عطا ہوئی ہے اس کی ماہیت کیا ہے؟"

حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو خوش ہوئے اور انہیں مزید فیوض و برکات سے نوازا۔

O...O...O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۴۱

اورنگ زیب عالمگیر سے ملاقات

حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تلقین و ارشادات اور نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہونے کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر دہلی کے بازاروں میں گھومتے جامع مسجد دہلی تشریف لے گئے۔ جمعہ کا دن تھا اور جامع مسجد دہلی اس وقت نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں موجود نمازیوں پر ایک نگاہ دوڑائی اور سب کو روحانی دولت سے مالا مال کر دیا۔ اس دن مغل فرمانروا اورنگ زیب عالمگیر بھی اپنے اراکین سلطنت کے ہمراہ نماز ادا کرنے میں مشغول تھا۔ مسجد میں بے پناہ ہجوم ہونے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جوتیاں رکھنے والی جگہ پر کھڑا ہونا پڑا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہیں سے سب نمازیوں پر نگاہِ خاص فرمائی تھی جس سے تمام مسجد میں شور برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس نگاہ نے اورنگزیب عالمگیر، قاضی شہر اور کوتوال شہر کے علاوہ باقی سب پر اثر کیا۔ اورنگزیب عالمگیر نے عرض کیا۔

''اے اللہ کے نیک بندے! ہمارا کیا گناہ ہے اور ہماری کیا تقصیر ہے کہ ہمیں اس نعمت سے محروم رکھا گیا اور ہماری طرف آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ توجہ نہ فرمائی؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ہم نے تو ہر ایک پر یکساں توجہ دی ہے تم لوگوں پر اس لئے اثر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

نہیں ہوا کیونکہ تمہارے دل سخت ہیں۔"

اورنگزیب عالمگیر نے عرض کیا۔

"سیدی! ہمارے حال پر بھی نظر کرم کیجئے اور ہمیں بھی یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمایئے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری کچھ شرائط ہیں۔ اورنگزیب عالمگیر نے جب ان شرائط کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔

"تم اور تمہاری اولاد ہماری اولاد اور پسماندگان کے لئے دنیاوی مال و متاع کی مروّت نہ کریں اور ہمارے گھر کبھی نہیں آئیں گے تاکہ تمہارے دنیاوی مال کی وجہ سے ہمارے اہل و عیال بھی دنیاوی جھگڑے اور فساد میں مبتلا ہو کر گمراہ نہ ہو جائیں۔"

اورنگزیب عالمگیر نے کہا مجھے یہ تمام شرائط منظور ہیں اور میں عہد کرتا ہوں میں یا میرے اہل و عیال میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ یا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو تنگ نہیں کرے گا۔ پھر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اورنگزیب عالمگیر پر بھی توجہ خاص فرمائی اور اسے بھی فیضِ خاص سے نوازا۔ بعدازاں جب وہاں سے جانے لگے تو اورنگزیب عالمگیر نے التجا کی کہ مجھے کچھ عنایت کیا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نے وہیں کھڑے کھڑے کتاب اورنگزیب شاہی تالیف فرمائی جسے شاہی محرروں نے اسی وقت لکھ لیا اور اس ارشاد نامہ کو بطور یادگار رکھا۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۴۲

ہندو جوگیوں اور سنیاسیوں کا کامل ہونا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مقصد حقیقی کی تلاش میں تقریباً تیس برس تک سرگرداں رہے اور مرشد کامل کی تلاش میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شورکوٹ سے بغداد (حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے گاؤں کا نام) اور پھر بغداد سے دہلی تک کا سفر کیا۔ دہلی میں دادا مرشد سے فیض حاصل کیا اور پھر شورکوٹ واپس تشریف لا کر مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوض و برکات سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ فیض کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اضطرابی کیفیت مزید بڑھ گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی کیفیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جنگلوں، بیابانوں اور پہاڑوں میں لے گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم لدنی حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیاحت برصغیر پاک و ہند تک محدود رہی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس دوران بے شمار مشاہدات و تجربات سے گزرنا پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ سے بے شمار ہندو جوگی اور سنیاسی اپنے فاسد خیالات سے باہر نکلے اور اپنے مشرکانہ لباس اتار پھینکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم سے وہ خدائے واحد پر ایمان لائے اور روحانی منازل طے کرنے کے بعد ابدال کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۴۳

نگاہِ کیمیاء کا اثر

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چند درویشوں کے ہمراہ ڈیرہ غازی خان کی جانب روانہ ہوئے۔ راستہ میں دریائے سندھ کے نزدیک ایک گاؤں ''چھبری'' تھا۔ اس گاؤں میں ایک صاحب کشف و کرامت بزرگ حضرت غیاث الدین تیغ بران رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب درویشوں کی جماعت کے ہمراہ وہاں پہنچے تو چاشت کا وقت تھا۔ ساتھی درویشوں نے عرض کیا کہ حضور! اگر حکم کریں تو کچھ دیر گاؤں میں ٹھہر کر روٹی پکالیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت مرحمت فرما دی اور ایک عورت کے گھر تشریف لے گئے۔ یہ عورت خدا ترس تھی اور درویشوں کی خدمت کیا کرتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہی اس عورت کے ساتھ مل کر روٹی پکانے لگے۔ اس عورت کی ایک شیر خوار بچی تھی جو پنگھوڑے میں سو رہی تھی۔ اتفاقاً وہ اس وقت بیدار ہوگئی جب ماں کام میں مصروف تھی۔ اس بچی نے رونا شروع کر دیا۔ اب وہ عورت کام میں مشغول تھی اور وہ کام چھوڑ کر بچی کے پاس نہیں جاسکتی تھی اس لئے اس نے بیٹھے بیٹھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔

''بابا! میری بچی کے پنگھوڑے کو ہلا دو تا کہ یہ چپ ہو جائے اور میں مطمئن ہو کر کام کرسکوں۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بچی کے پنگھوڑے کو آہستہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

آہستہ ہلانے لگے اور ساتھ ساتھ "اللہ ہو، اللہ ہو" کی صدا لگانے لگے۔ جس کو سن کر بچی خاموش ہو گئی اور سو گئی۔ جب وہ عورت کھانا پکا کر فارغ ہوئی تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا بابا جی! آپ کا شکریہ کہ آپ کی وجہ سے میری بچی سو گئی اور میں نے سارا کام بخوبی کر لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہم نے صرف پنگھوڑے کو ہی نہیں ہلایا بلکہ تیری بچی کو بھی ہلا دیا اور اسے ایسی جنبش دی ہے کہ قیامت تک اس میں کمی نہیں آئے گی بلکہ زیادتی ہی رہے گی۔"

اس عورت نے جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سنا تو اس پر بھی اثر ہو گیا اور وہ رونا شروع ہو گئی اور پھر اللہ ہو اللہ ہو کا ورد کرتے کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے بعد دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کیمیاء کے اثر سے اس شیر خوار بچی کی کایا پلٹ گئی۔ وہ بچی بڑی ہو کر حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کے نام سے مشہور ہوئی۔

حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کا تعلق بلوچی قبیلہ مستوئی سے تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک قصبہ خان میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے جہاں ہزاروں زائرین حاضر ہوتے ہیں اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۴۴

کایا پلٹ گئی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پنجاب کے علاقہ دامن کوہ مغربی جبل اسود کی جانب روانہ ہوئے۔ اس علاقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نوعمر لڑکے کو دیکھا جو مویشی چرا رہا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک نظر ڈالی تو وہ اپنے مویشی چرانا بھول گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد دیوانہ وار رقص کرنے لگا۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر دوسری مرتبہ نظر ڈالی تو وہ ہوش میں آ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفر پر دوبارہ روانہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ دور گئے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی، دیکھا تو وہ لڑکا خاموشی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ اپنا کام کرو۔ لڑکے نے عرض کیا کہ حضور! میرا یہاں کیا کام ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اپنے مویشی چراؤ کہ تمہارے بعد ان کا کیا ہو گا؟ لڑکا بولا حضور! جن کے وہ جانور ہیں وہ جانیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سمجھانے کی بے حد کوشش کی مگر وہ اپنے ارادہ پر قائم رہا اور واپس جانے سے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنے ہمراہ لیا اور کوہ شمال کی جانب روانہ ہو گئے۔ اس لڑکے کا نام کھتران تھا اور بعد میں وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلیفہ بنے اور حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ٤٥

بیل خود بخود ہل جوتتے رہتے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر ایک کیفیت یہ بھی طاری ہوئی کہ فکر دنیا سے آزاد سیاحت میں مصروف رہے۔ انہی دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو مرتبہ کھیتی باڑی کی غرض سے بیلوں کی جوڑی خریدی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ذکر خداوندی میں مشغول ہو جاتے اور بیل خود بخود ہل جوتتے رہتے۔ پھر جب فصل پکنے کے قریب ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فصل اور بیلوں کو چھوڑ کر نامعلوم سمت روانہ ہو گئے اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیل اور فصل لے گئے۔ ایک دن کچھ اقرباء نے شکایت کی تو فرمایا۔

"فاقے کی رات فقیر کیلئے معراج کی رات ہوتی ہے۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ٤٦

ایک نگاہ میں منزل لامکاں پر پہنچا دیا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چولستان کی سیر کو گئے۔ دور سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جو جنگل میں ایندھن کا بوجھ باندھ رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیر کرتے کرتے آگے نکل گئے اور جب کافی دیر کے بعد اسی راہ سے واپس آئے اور وہاں سے ابھی دور ہی تھے کہ کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ درویشوں نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے ہوئے کافی دیر ہو گزر گئی ہے کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ادھر کسی ولی اللہ کا مقبرہ یا روح ہے جس سے نور آسمان تک پہنچ رہا ہے۔

یہ فرمانے کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس نور کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص بے ہوش پڑا ہوا ہے اور ایندھن کا گٹھا اس کے پاس پڑا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ اس شخص کے سر پر پھیرا تو وہ شخص کچھ لمحے بعد ہوش میں آ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کیا کل آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی اس راستے سے جا رہے تھے اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اس کے بعد مجھے کوئی خبر نہ رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو مسکرا دیئے اور ایک مرتبہ پھر اسے منزل لامکاں پر پہنچا دیا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۴۷

اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں سے افطار کرو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کوہِ شمالی کے جنگلوں سے گزر کر ایک زرخیز پہاڑی علاقے میں تشریف لے گئے جس کا نام کلر کہار تھا اس جگہ کی سرسبزی اور شادابی دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر حالت جذب طاری ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ کیفیت مسلسل تین دن اور تین رات تک طاری رہی۔ یہ ایک ویران اور غیر آباد علاقہ تھا اور یہاں نہ تو کھانے کا کوئی انتظام تھا اور نہ ہی پینے کا کوئی انتظام تھا۔ حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے اور ریاضت و مجاہدہ کے ابتدائی مرحلہ میں تھے وہ بھوک اور پیاس کی شدت برداشت نہ کر سکے اور بے چینی کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرنے لگے۔

''بھوک بھوک، پیاس پیاس۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی فریاد سنی اور مراقبہ سے سر اٹھاتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور حضرت نورنگ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''بیٹا! کیا بات ہے؟''

حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی مضطربانہ انداز میں عرض کیا۔

''سیدی! اب تو بھوک اور پیاس برداشت سے باہر ہوگئی ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

"برآت عاشقاں پر شاخ آہو۔"

جیسے ہی سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے اسی وقت پہاڑ کے ایک گوشے سے ایک ہرن برآمد ہوا جس کے سینگوں پر کھانے کا خوان رکھا ہوا تھا اور اس کی گردن میں پانی سے بھرا ایک ڈول لٹک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

"اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں سے افطار کرو۔"

یہ فرما کر سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی روزہ افطار کیا اور حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روزہ افطار کیا۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۴۸

عجب دیدم تماشا شیخ باہو

حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور ہر سفر میں ان کی خدمت کی اور بالآخر منزل مقصود کو پایا اور مقام محبوبیت پر فائز ہونے کے بعد خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا۔

جتھ اعوان تتھ کھتران -

''یعنی جہاں اعوان پہنچا کھتران بھی وہیں پہنچا۔''

اس سے مراد یہ ہے کہ جس مقام پر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پہنچے اسی مقام پر اپنے مرید حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہنچا دیا۔ حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد پاک کی کرامت کو ذیل کے خوبصورت شعر میں بیان فرمایا ہے۔

عجب دیدم تماشا شیخ باہو!
برات عاشقاں برشاخ آہو!

''اے شیخ باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے عجب تماشا دیکھا کہ عاشقوں کی خوراک ہرن کے سینگ پر تھی۔''

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۴۹

فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اثر

تیرے خاندان میں ختم نہ ہوگا

ایہہ دنیا رن حیض پلیتی ہر گز پاک نہ تھیوے ھو
جیں فقر گھر دنیا ہووے لعنت تس دے جیوے ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھکر تشریف لے گئے اور ایک دن گردونواح کی سیر کے لئے نکلے اور اکیلے ہی شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ اس وقت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ ہمراہ تھے۔ سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ بھکر سے باہر جانب مشرق میدان چول میں ایک ویران ٹیلے پر پہنچے اور ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! یہاں سے نیچے اترو یہ کسی ظالم کا مکان ہے۔"

اس کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک اور جگہ ریت کے میدان میں سوئے اور اپنا سر مبارک حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے زانو پر رکھا اور ایک گھڑی آرام کیا جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بدن خاک آلودہ ہو گیا۔ حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کے دل کو بہت قلق ہوا اور دل میں خیال آیا کہ کاش میرے پاس دنیاوی دولت ہوتی تو میں آج مرشد کے لئے بستر اطلس اور مخمل کا بنواتا چونکہ میں مسکین ہوں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

اس لئے میرے مرشد کا جسم خاک آلودہ ہوا ہے۔ اتنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا۔

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! تو نے کیا خیال کیا؟"

حضرت سلطان حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! آنکھیں بند کر۔"

حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں بند کیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک باغ میں کھڑے ہیں جہاں ایک محفل دیبا کے فروش پر آراستہ ہے اور اس میں ایک خوبصورت عورت جڑاؤ زیور اور ریشمی کپڑے پہنے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی جانب متوجہ ہوتی ہے اور کہتی ہے مجھ سے نکاح کر لو۔ حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اشارہ سے کہا یہ ادب کا مقام ہے اور میں اپنے مرشد پاک کی خدمت میں ہوں تو میرے نزدیک نہ آ اور دور ہو جا۔ پھر حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں کھولیں تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے کیا دیکھا۔"

سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ دیکھا تھا وہ عرض کر دیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تو دنیاوی مال و دولت کے نہ ہونے کی اپنے دل میں شکایت اور غم کرتا تھا یہ جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ دنیا ہی تو تھی تو پھر کیوں نہ اسے قبول کیا؟ اگر اس کو قبول کر لیتے تو مال و دولت تمہارے گھر سے کبھی ختم نہ ہوتی۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''سیّدی! میں اللہ عزوجل سے نورِ عرفان کا طلبگار ہوں اور مجھے مال و دولت کی حاجت نہیں۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا۔

''حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اثر تیرے خاندان میں کبھی ختم نہ ہوگا۔''

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵۰

عشق حقیقی کی شمع

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل وحدہٗ لاشریک ہے اور ہر جانب موجود ہے اور اس کی موجودگی کو ظاہری آنکھ محسوس نہیں کرسکتی بلکہ اس کے لئے باطنی آنکھ کا ہونا ضروری ہے۔ کامل مرشد کی توجہ سے سالک کے اندر عشق حقیقی کی شمع روشن ہوتی ہے اور پھر جب سالک عشق حقیقی کی کیفیات میں سرشار ہوتا ہے تو وہ دنیا سے بے خبر ہو جاتا ہے اور پھر اس کا وجود فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ سالک مشاہدہ حق میں اس قدر محو ہوتا ہے کہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵۱

عاشق کی بلند ہمتی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق کی لگن نے ہمارے دن رات کا آرام چھین لیا ہے اور اب یہ نہ خود آرام کرتا ہے اور نہ ہمیں آرام کرنے دیتا ہے۔ جب عشق دل کے اندر جگہ بنالیتا ہے تو عاشق خداوندی بلند ہمت اور باحوصلہ ہو جاتے ہیں۔ عاشق کی یہی بلند ہمتی اسے توانا اور مضبوط بنا دیتی ہے کہ وہ راہِ عشق کی تمام تکالیف کو بخوبی برداشت کرتا جاتا ہے اور اس کے ہر وار کو برداشت کرتا چلا جاتا ہے۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵۲

خوش نصیب کون؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشق کا کام ہمیشہ عشق کی آگ میں سلگتے رہنا ہے اور عاشق ہر وقت محبوبِ حقیقی کے فراق میں اپنے جگر کا خون پیتے رہتے ہیں اور طلب دیدارِ الٰہی میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ ہزاروں لوگ ایسے ہوتے ہیں جو عاشق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر خوش نصیب چند ہی ہوتے ہیں جنہیں صحیح معنوں میں عشق حقیقی نصیب ہوتا ہے۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵۳

عاشق کی حقیقی کیفیت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں جا بجا سچے عاشق کی پہچان اور حقیقت بیان کی گئی ہے کہ سچا عاشق وہ ہوتا ہے جب وہ عشق کی آگ میں بھڑ کتا ہے تو پھر اس سے منہ نہیں موڑتا خواہ سینکڑوں تلواروں سے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشق کو اپنا دل پہاڑ کی مانند مضبوط رکھ کر عشق کی راہ میں چلنا پڑتا ہے اور اس کے لئے اسے لوگوں کے طعنے بھی سہنے پڑیں تو وہ برداشت کرتا ہے۔ یہی وہ عشق ہے جس کے راز کو بیان کرنے کی وجہ سے منصور بن حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو سولی پر چڑھنا پڑھا تھا۔ عاشق کی حقیقی کیفیت آپ رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

ع عشق دی بھاہ ہڈاں دا بالن عاشق بہہ سکیندے ھو
گھت کے جان جگر وچ آرہ ویکھ کباب تلیندے ھو
سرگرداں پھرن ہر ویلے خون جگر دا پیندے ھو
ہوئے ہزاروں عاشق باہو پر عشق نصیب کہیندے ھو

○...○...○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ٥٤

کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف ہیں اور دن و رات میں گھڑیاں بھی چوبیس ہوتی ہیں۔ دن رات میں انسان کم و بیش چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔ جب فقیر صدقِ دل سے کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے تو کلمہ کے ہر حروف کے بدلے میں اس کے ہر گھڑی کے گناہ اس طرح جل جاتے ہیں جس طرح خشک ایندھن سے آگ جلتی ہے۔ کلمہ طیبہ کے صدقِ دل سے پڑھنے کی وجہ سے اس پر ہر حرف کے بدلے ایک ہزار علم منکشف ہوتے ہیں اور ہر علم سے ہزار عمل جو کہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کے ذکر سے فقیر عارف باللہ اور مقربِ حق ہو جاتا ہے اور اس پر انوارِ الٰہی کی بارش ہوتی رہتی ہے اور رازِ الٰہی اس پر منکشف ہوتے رہتے ہیں۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵۵

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی حیرانگی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان احمق اور بے شعور آدمیوں پر حیرانگی ہوتی ہے جو مردہ دل اور مغرور ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت اور دست بیعت و حکم کے بغیر اور تلقین و تعلیم کی قوت نہ رکھتے ہوئے اندھی تقلید کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جب ذکر خداوندی کی نصیحت کرتے ہیں تو ان کے مریدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا اور ان کا نفس گناہوں کی خواہش کو رد نہیں کرتا جس کی وجہ سے معرفت خداوندی کے بھید ان پر نہیں کھلتے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵٦

مردِ مومن کا کلمہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کلمہ تو تمام مسلمان پڑھتے ہیں لیکن مردِ مومن کا کلمہ پڑھنے کا ڈھنگ نرالا ہوتا ہے اور اس کے کلمے کے اثرات عوام الناس پر بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"مردِ مومن کلمے کے ذکر سے اپنے دل کو دھو کر پاک صاف بناتا ہے اور موت کے وقت بھی کلمہ پڑھتے ہوئے اس دنیا سے جاتا ہے اور کلمہ ہی اس کا جنازہ پڑھاتا ہے اور قبر میں منکر نکیر کے روبرو جب کلمہ پڑھتا ہے تو اسی کلمہ کی بدولت اس کا معاملہ سنور جاتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ جو لوگ کلمے کو ہی کامیابی و نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہ کسی مقام پر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے۔"

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵۷

شیخ سلطان طیب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر اولادِ نرینہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شہر بھکر تشریف لے گئے اس وقت وہاں ایک صاحب کشف و کرامت بزرگ حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ عام تھا۔ حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید اور خلیفہ حضرت شیخ سلطان طیب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اولادِ نرینہ سے محروم تھے۔ شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس سلسلہ میں کئی مرتبہ دعا کروائی مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ جب شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دو سیب رکھے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر فرمایا۔

"یہ دو سیب لے جاؤ اور اپنی بیوی کو کھانے کے لئے دے دو اللہ عزوجل اپنی رحمت سے تمہیں دو فرزند عطا فرمائے گا اور ان دونوں فرزندوں میں سے ایک تمہارا ہو گا اور ایک ہمارا ہو گا۔"

شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے عاجزانہ لہجے میں پوچھا۔

"حضور! میں ان دونوں فرزندوں میں تفریق کیسے کروں گا؟"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"یہ تمہارا کام نہیں ہے جو فرزند ہمارے کام کا ہو گا وہ اپنی نشانی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

لے کر پیدا ہوگا۔"

شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ خوشی خوشی یہ دونوں سیب لے کر چلے گئے اور ان سیبوں میں سے ایک سیب قدرے داغدار تھا جسے کسی پرندے نے کھا لیا تھا۔ انہوں نے یہ دونوں سیب اپنی اپنی بیوی کو کھانے کے لئے دیئے جن کو ان کی بیوی نے کھا لیا۔ اللہ عزوجل کی رحمت سے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر دو فرزند پیدا ہوئے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کا نام سلطان عبد اور دوسرے کا نام سلطان سوہارا رکھا۔ سلطان عبد پیدائشی مجذوب تھے اور اسی کی جانب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا ہے۔

O.........O.........O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵۸

صاحب مراقبہ کو نصیحت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صاحب مراقبہ کو چاہئے کہ وہ شیطانی وساوس سے بچے اور کشف و کرامت کا خیال بھی دل میں نہ لائے کیونکہ مراقبہ کے بے حد فوائد ہیں اس سے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی ارواح سے ملاقات نصیب ہوتی ہے، مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ سالک کو حق الیقین کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور مراقبہ والے کی نظر وسیع ہو جاتی ہے اور کائنات کی تمام چیزیں اس کے مشاہدہ میں ہوتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل مراقبہ کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر مراقبہ میں مشاہدہ نہیں ہے تو وہ مراقبہ نہیں بلکہ شیطانی کھیل ہے۔ اہل حجاب کا ذکر اور مراقبہ بے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان کا دل غلیظ ہو جاتا ہے۔

باھو را بس بودان عشق جانی
ساکن لاہوت نظرے لامکانی

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۵۹

القائے خداوندی سے مشرف ہونا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر طلب حق کا جذبہ شدت سے غالب تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ابتداء ہی سے ذکر وفکر میں مستغرق رہتے تھے اس لئے تمام باطنی مشاہدات سے مستفید ہوتے ہوئے بالآخر القائے خداوندی سے مشرف ہوئے۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو طالبانِ حق کی آگاہی کے لئے اپنے احوال بھی بیان کئے جیسے کہ ایک مرتبہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہزارہا اس آگ میں جلتے ہیں، ان میں سے شاذ و نادر ہی کوئی
ایک آدھ ہی معرفت خداوندی کے آبِ رحمت سے سرد ہوتا ہے
اور محبوب کے مرتبے پر پہنچتا ہے یہ قال میرے حال پر صادق
آتا ہے۔"

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۶۰

قلبی کیفیات کا اظہار

مختلف کیفیات سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے تجربہ میں آئیں اور ذکر کے انوار کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وجود کے اندر سمولیا۔ ذکر وفکر کے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ فنا فی اللہ کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قلبی کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔

فنا فی اللہ عارف یاد صالم
ز ہستی خویش رفتہ لازوالم

○......○......○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۶۱

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فنا فی الرسول کے بعد فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچے تو دنوں کیفیات سے بیک وقت فیضیاب ہوئے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں انسان کی زبان اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور تمام الفاظ ختم ہو جاتے ہیں اور یہاں ذاتِ حق کے لئے صرف ایک اشارہ باقی رہ جاتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس قلبی کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔

”فقیر فنا فی اللہ غوطہ خور ہے، جس دریا میں چاہتا ہے غوطہ لگاتا ہے لیکن غرق نہیں ہوتا بلکہ ساحل نجات پر پہنچ جاتا ہے چنانچہ میں خود وحدت میں بھی غرق تھا اور ساتھ ہی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی حاضر تھا، ایک لحظہ کے بھی اس سے جدا نہیں ہوتا تھا۔“

O.......O.......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۶۲

تمام حجابات نگاہوں سے دور ہو گئے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں سے جب تمام حجابات اٹھ گئے تھے تو یہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود کو ان سات روحوں میں سے ایک ظاہر کیا ہے جن میں سے پانچ عالم ہست و بود میں جلوہ افروز ہو چکی ہیں اور دو کا ظہور ہونا ابھی باقی ہے۔ عین العین وحدت کے مقام پر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو دیکھا تو سب کا سلوک اور ان کے مراتب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر واضح ہو گئے۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ٦٣

سلطان الفقراء

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس پایہ کے بزرگ تھے کہ جب فقر کی دنیا میں قدم رکھا تو سلطان الفقراء کہلائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کا ایک بڑا ذریعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں اور دیگر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی تصنیفات کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"واضح رہے کہ کسی ولی اللہ کی تصنیف بے تکلیف کے مطالعہ کا اثر وجود میں اس قدر ہوتا ہے کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے اور از خود خدا رسیدہ ہو جاتا ہے لیکن ناقص کی تصنیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔"

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ٦٤

سالکین کی روحانی تربیت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلوک کی نسبت پیرانِ پیر حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زندگی میں ایسے طالب بھی ملے جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور خدا رسیدہ ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا معیار بہت اونچا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس صلاحیت کی بناء پر ان کی روحانی تربیت کر کے ان کو اونچا مقام عطا فرمانے کی اہلیت رکھتے تھے۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ٦٥

مٹی سونا بن گئی

کتب سیر میں منقول ہے کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دورانِ مجاہدہ کھیتی باڑی میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پنجاب کے ایک دور دراز علاقے کا ایک مفلوک الحال شخص آیا۔ اس شخص کی کئی بیٹیاں تھیں جو شادی کے قابل ہو چکی تھیں۔ وہ مفلوک الحال شخص چونکہ سیّد تھا اس لئے اپنے خاندان کی عزت کی خاطر ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنتا تھا جس کی وجہ سے اس کے علاقے کے لوگ اس کی مالی آسودگی سے واقف نہ تھے۔ اس کی ظاہری حالت کو دیکھتے ہوئے خاندان کے کئی لوگوں کی طرف سے اس کی بیٹیوں کے رشتے آتے تھے لیکن وہ اپنی مالی حالت کی وجہ سے اس قابل نہ تھا کہ ان کی شادی کا انتظام کر سکتا۔ ایک روز وہ تنگ آ کر کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔

"حضور! میرا تعلق سادات سے ہے اور میں نے بہت اچھا وقت گزارا ہے مگر اب سفید پوشی کے علاوہ کچھ باقی نہیں بچا اور لوگ سمجھتے ہیں کہ میں مالدار ہوں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے ملتی ہے، میں اپنی زندگی گزار چکا مگر بیٹیوں کا بوجھ برداشت نہیں ہوتا، قرض خواہ ہر وقت دروازے پر کھڑے رہتے ہیں آپ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

ان مشکلات سے نجات عطا فرمائے۔"

وہ بزرگ اس شخص کی بات سن کر کافی دیر تک مراقبے کی حالت میں رہے اور پھر سر اٹھا کر انتہائی معذرت بھرے لہجے میں فرمایا۔

"تمہیں جو بیماری لاحق ہے اس کا علاج میرے پاس نہیں۔"

اس شخص نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"حضور! میں تو دعا کے لئے درخواست کر رہا ہوں۔"

مگر ان بزرگ نے صاف لہجے میں کہا۔

"اب دعا ہی تمہاری دوا ہے اور میری دعا میں اتنی تاثیر نہیں ہے کہ تمہارے سر اور گھر سے گردش وقت کو ٹال سکوں۔"

ان بزرگ کا انکار سن کر اس شخص نے غمناک لہجے میں پوچھا۔

"حضور! میں نے تو آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔"

بزرگ بولے۔

"وہ لوگوں کا حسن ظن ہے اور میں تمہیں حقیقت بتا رہا ہوں مگر یہ بات یاد رکھو کہ اللہ کی زمین مستجاب الدعوات بندوں سے خالی نہیں میں تمہیں ایک شخص کا پتہ بتاتا ہوں جس کی زبان میں اللہ عزوجل نے بہت تاثیر رکھی ہے اور وہ شخص دریائے چناب کے کنارے واقع ایک علاقے شورکوٹ میں رہتا ہے تم اس کے پاس چلے جاؤ وہ یقیناً تمہاری مشکل کو آسان بنا دے گا۔"

بزرگ کی بات سن کر اس شخص کے چہرے پر چھائے مایوسی کے بادل چھٹ گئے اور وہ ایک امید لئے شورکوٹ پہنچ گیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

اس وقت معمولی لباس پہنے ہوئے اپنی زمین میں ہل جوت رہے تھے۔ ایسی حالت سے عام دیکھنے والوں کو یہی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مفلوک الحال کسان اپنی روزی کے لئے ہل جوت رہا ہے۔ جب اس شخص کی نگاہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو اس کے دل میں یہی خیال آیا کہ یہ تو خود کوئی پریشان حال شخص ہے میرا سفر کرنا تو رائیگاں گیا یہ میری کیا مدد کرے گا؟ اس خیال کے آتے ہی اس نے واپسی کے لئے اپنے قدم موڑے۔

ابھی وہ شخص ایک قدم بھی واپس نہ پلٹا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پکارا۔

"اے سیّد! اتنا طویل سفر اختیار کیا اور موسم کی سختیاں برداشت کرتے تم یہاں تک پہنچے پھر بھی ہم سے ملے بغیر واپس جا رہے ہو۔"

اس نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو حیران رہ گیا اور فوراً ہی اپنے گھوڑے کی پشت سے نیچے اترا اور بڑی عقیدت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور اپنے آنے کی وجہ بیان کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت توجہ کے ساتھ اس شخص کی بات سنی اور پھر نہایت دلکش انداز میں فرمایا۔

"سیّد! تم میرا ایک کام کرو میں تمہارا کام کر دیتا ہوں۔ اس لئے کے کام کا بدلہ کام ہے۔"

اس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شیخ! ایک سوالی آپ کے کیا کام آ سکتا ہے؟"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میں ایک ضروری کام سے فارغ ہو کر آتا ہوں تب تک تم میرا ہل چلاؤ بس مجھے یہی کام ہے۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

اتنا فرمانے کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک جانب تشریف لے گئے۔ وہ سیّد زادہ اس سوچ کے ساتھ ہل چلانے لگا کہ حضرت اس قدر کشف کے مالک ہیں میرا کام ضرور کر دیں گے اور میں یہاں سے خالی ہاتھ واپس نہ لوٹوں گا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو اپنے سامنے پڑا ہوا مٹی کا ڈھیلا اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس عمل کی اس سیّد زادے کو بہت حیرانگی ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد اس کی آنکھیں حیرت سے اس وقت چندھیا گئیں جب اس نے دیکھا کہ وہ ساری مٹی سونے میں بدل چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اے سیّد! اپنی ضرورت کے مطابق اٹھا لو۔"

اس شخص نے اپنی جھولی سونے سے بھری اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔

"جن لوگوں کی نگاہ میں اثر ہے وہ ایک نظر میں مٹی کو سونا بنا دیتے ہیں اور یہ فیض ربانی ہے جو کسی فرد پر منحصر نہیں ہے خواہ وہ سیّد ہو یا جٹ۔"

○.....○.....○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ٦٦

رجوع الی اللہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ رجوع الی اللہ کی اپنی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''جب سے ہم نے اللہ عزوجل کی جانب رجوع کیا ہے اللہ عزوجل نے ہمیں توفیق عطا فرمائی ہے اور ہم نے اللہ عزوجل کے حقیقی تصور کو اپنے اندر جاگزیں کر لیا اور عقل وفہم اور فکر کے اعتبار سے اسے صحیح راہ پر لگا دیا اور اب ہمیں ہر جانب عشق ہی دکھائی دیتا ہے اور یہی عشق ہر کام میں ہمیں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔''

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۶۷

مراقبہ کی تین اقسام

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے محک الفقراء میں مراقبہ کی تین اقسام بیان کی ہیں۔

مراقبہ مبتدی

اس مراقبہ میں استغراق حاصل ہوتا ہے اور انسان کا ضمیر روشن ہو جاتا ہے۔

مراقبہ متوسط

اس مراقبہ میں استغراق یہاں تک پہنچتا ہے کہ خارج اور اس کے عوامل سے سالک بے خبر ہو جاتا ہے۔

مراقبہ منتھی

اس مراقبہ میں سالک کو مقام استغراق وحدت تک پہنچاتا ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۶۸

مراقبہ کی چار منازل

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کی چار منازل بیان کی ہیں۔

اوّل وہ مراقبہ جو شریعت طاعت و عبادت و مشاہدہ ناسوت ہے اور اس مراقبہ میں طالب جو کچھ دیکھتا ہے وہ مقامِ ناسوت سے ہوتا ہے۔

دوم وہ مراقبہ جو ملکوت ہے۔ اس مراقبہ والا طالب صاحب ورد و وظائف و طہارت ہوتا ہے اور فرشتوں کی طرح ملکوتی صفت رکھتا ہے اور جو کچھ دیکھتا ہے وہ ملکوت سے ہوتا ہے۔

سوم وہ مراقبہ ہوتا ہے جو اہل جبروت اور اہل اللہ ہے اور اس مراقبہ والا جس چیز کا بھی مشاہدہ کرتا ہے وہ مقامِ جبروت سے ہوتا ہے۔

چہارم مراقبہ لاہوت و اہلِ معرفت ہے اور اس مراقبہ والا جس شے کا مشاہدہ کرتا ہے وہ مقامِ لاہوت سے ہوتا ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۶۹

دورانِ مراقبہ کی کیفیات

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ میں نظر آنے والے مختلف مناظر کی تعبیر اپنی تصنیف جامع الاسرار میں بیان کی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض لوگ ندیوں کا پانی، باغ، حور و قصور دیکھتے ہیں یا خواب میں نماز پڑھتے ہیں، کعبہ کی زیارت کرتے ہیں، مدینہ منورہ کی زیارت کرتے ہیں، یہ اہل تقویٰ اور اہل جنت کا مرتبہ ہے۔ بعض خواب اور مراقبہ میں دریا کے پانی سے کھیلتے ہیں، یہ فقیر کامل اور عارف باللہ کا مرتبہ ہے۔ جو شخص مراقبہ میں جاہ و مال دیکھے اس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی بھی دنیا کی محبت میں غرق ہے اور اس پر ذکر اللہ کا کچھ اثر نہیں ہو رہا۔ اس طرح جو شخص مراقبہ میں اذان دے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے یا ذکر و اذکار کرے یا مجلس سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو وہ جان لے کہ ہدایت خداوندی کی وجہ سے اس کا نفس اور قلب اور روح ایک ہو گئے ہیں۔

O...O...O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۰

حقیقی مرشد کون؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حقیقی مرشد وہ ہوتا ہے جو مقامِ معرفت تک پہنچائے اور پھر مقامِ معرفت سے نورِ توحید میں غرق کر دے۔ کامل اور حقیقی مرشد مشرق سے مغرب تک تمام جہان اور تمام انسانوں کو باطنی تصور و تصرف میں لا کر مجلس نبوی ﷺ میں پہنچا کر سرفراز کراتا ہے اور اس قسم کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے افضل ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ ایک کامل اور حقیقی مرشد کی راہنمائی میں ممکن ہوتا ہے کیونکہ صاحب غرق کے نزدیک وصل بھی خام خیالی ہے اس لئے جستجو حق کی تلاش کے لئے مرشد کی بارگاہ میں اخلاص سے جائے۔

مرد مرشد ہیر ہماند باتمام
مرشد نامرد ناقص ہست خام

"مرد مرشد صحیح سلامت انتہائی مرتبہ تک پہنچاتا ہے اور نامرد مرشد ناقص اور خام ہوتا ہے۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۱

کامل مرشد کی توجہ کا اثر

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ صاحب شریعت شیخ یا مرشد کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ سنت نبوی ﷺ کو زندہ رکھتا ہے اور دل کو زندہ کر کے نفس کی سرکشی کو مٹا دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کامل مرشد پہلے طالب کے وجود پر نگاہ کرتا ہے تا کہ اس کا وجود مضبوط ہو کر اللہ عزوجل کی معرفت کے لائق اور اس کے نور کے مشاہدے کے قابل ہو جائے۔ حق کا بوجھ اٹھا سکے اور نفس کی کارستانیوں سے محفوظ ہو جائے۔

طالب دنیا بود از سر ہوا
طالب عقبیٰ بود با عیش و جاہ

کامل مرشد کی توجہ سے جاہل عالم اور عالم معرفت خداوندی میں غرق ہو جاتے ہیں اور یہی کامل مرشد کا انتہائی درجہ ہے۔

مرشدے حاضر دے طالب کجا است
در میدان ایستادہ اندر رہبر خداست

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۲

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب گہرے دریا کی طرح ہیں جس کو اس دریا میں سے ایک قطرہ بھی نصیب ہو گیا وہ سیراب ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مرتبہ اس طرح حاصل ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہر و باطن میں اللہ عزوجل کی بندگی و اطاعت سے ایک لحظہ بھی فارغ نہ ہوئے تھے اور شریعت پر قدم بقدم چل کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مرتبہ پایا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شاہوارِ معرفت اور روشن ضمیر ہیں اور صاحب روحانی ہیں۔ دونوں جہانوں کی کنجی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے اور جو شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب کا انکار کرتا ہے وہ دونوں جہانوں میں پریشان، بے بہرہ اور بے نصیب اور معرفت خداوندی سے محروم رہتا ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دونوں جہانوں کے اولیاء و مشائخ میں سب سے افضل، اعلیٰ و اولیٰ اور بے مثل فرد فرید ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تیغ برہنہ اور ذوالفقار کی مانند ہے اور جو شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بغض رکھتا ہے وہ اس کا سر تن سے جدا کر دیتی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ امر خدا ہیں اس لئے ہر امر پر غالب ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کسی مرید کو مغلوب کرنا چاہتا ہے اس کی ساری نسبتیں سلب ہو جاتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنجی کبھی گم نہ ہو گی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید عارف باللہ اور صاحب کلید ہیں۔ جس کسی نے غوثیت اور قطبیت کے مراتب حاصل کیے ہیں اور سعادت و نعمت و ولایت پائی ہے یہیں سے پائی ہے اور جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا منکر ہوا ہے وہ مردود و ابلیس ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے القابات غوث الثقلین اور غوث الجن والانس والملائکہ ہیں۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ ہر روز مراقبہ کیا کرتے تھے اور جب مراقبہ سے سر اٹھاتے تو جو مریدین پاس ہوتے ان پر توجہ فرماتے اور یوں وہ صاحب کشف و کرامت ہو جاتے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں چلے گئے اور مراقبہ میں مشغول ہو گئے۔ جب مراقبہ سے سر اٹھایا تو ایک کتا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مانوس تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے جنگل میں چلا آیا تھا اس پر توجہ کی اور اس کتے پر جذب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ کتا جس جانب جاتا دیگر کتے اس کے پیچھے ہو لیتے۔ جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور چاہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت سلب کر لیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پناہ لے لی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو غیبی طور پر اشارہ فرمایا کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اس کا سینہ پھٹ جاتا مگر آئندہ اب یہ خیال رکھے گا۔

O...O...O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۴

اہل قبور سے فیضیابی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ قبور سے فیضیابی کے شدت سے قائل ہیں اور سلوک میں اسے انتہائی اہم خیال کرتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل قبر کی ہم نشینی زندہ اولیاء کی صحبت و ہم نشینی کے برابر ہے اور چالیس بار ریاضت اور چلوں سے کسی ولی اللہ کی قبر پر کسی صاحب اجازت کے حکم سے دعوت پڑھنا بہتر ہے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۵

ولی اللہ کی قبر شمشیر برہنہ ہوتی ہے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ قبور پر دعوت کا پڑھنا اس لئے ضروری فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ولی اللہ کی قبر شمشیر برہنہ ہوتی ہے۔ جس طرح زندگی میں تلوار نیام میں ہوتی ہے وہ بھی نفسانی جسم میں ہوتے ہیں حالت ممات میں وہ تلوار بالکل ننگی ہو جاتی ہے اور پہلے کی نسبت زیادہ کام کرتی ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعوت پڑھنے والا ولی اللہ ہو، اسم اللہ ذات کے تصور کا عامل ہو یا صاحب توجہ ہو اور اگر کچھ نہیں تو طالب صادق ضرور ہو۔ جس قدر بلند مرتبہ ہو گا اسی قدر دعوت کا اثر زیادہ ہو گا۔ اگر طالب قبر پر آنے سے خوف کرے تو جاننا چاہئے کہ وہ طالب ناقص ہے اور اسے عشق سے زیادہ اپنی جان سے محبت ہے۔ دعوت پڑھنے کے لئے مرشد کی اجازت بہت ضروری ہے کیونکہ اگر مرشد کی توجہ شامل حال ہو گی تو مقصد حاصل ہو گا ورنہ وہ محروم رہے گا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صاحب ولی کی قبر پر دعوت پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں کیونکہ اس سے بڑے بڑے اسراروں سے پردے اٹھتے ہیں، ماضی وحال و مستقبل کے حالات معلوم ہوتے ہیں اور ہر قسم کی مطلب برآوری ہوتی ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس موضوع کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں طالب فیض کی شخصیت میں عشق ایک فعال قوت کی شکل میں موجود ہونا چاہیے اور جب وہ کسی ولی اللہ کی قبر پر حاضر ہوتو اُس کے دل میں شوق کی شدت ہونا ضروری ہے ورنہ اُس کا روحانی رابطہ ممکن نہیں اور جب کوئی متلاشی اس طرح تیار ہوکر قبر پر جاکر نغمہ عشق چھیڑتا ہے تو مردِ خدا کی قبر زندہ ہو جاتی ہے اور زندہ ولی کی طرف زائر کے روح وقلب کو نور وحضور سے معمور کر دیتا ہے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۶

سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ پر فقیری رنگ غالب تھا

جذبہ فقر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کی رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ پر فقیری رنگ غالب تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ صاحب کشف تھے اور جو بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مشاہدے میں آیا اس کو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب و رسائل میں قلم بند فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے ذاتی کشف و وجدان پر مبنی تجربات آپ رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف میں جا بجا نظر آتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے جس روحانی مقام کی نشاندہی کی وہ اس امت میں چند ہستیوں کو ہی نصیب ہو سکا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

> ''بعض بزرگانِ دین اور مصنفین کی تصانیف الہامی ہے مگر اس فقیر کو مقامِ الہام سے بالا محض اللہ عزوجل کے قرب اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے القائے کلام حاصل ہوا۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل تک پہنچنے کا راستہ وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام و اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا اور اس کی تبلیغ کی۔

○......○......○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۷

تازہ مسواک

کیتی جان رب دے حوالے ایسا عشق کمایا ھو
مرن تھیں اگے مر گئے باھو تاں مطلب نوں پایا ھو

کتب سیر میں منقول ہے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چند درویشوں کے ہمراہ سیاحت کی غرض سے سنگھڑ تشریف لے گئے۔ یہاں ایک صاحب حال بزرگ حضرت شیخ اسماعیل قریشی رحمۃ اللہ علیہ مقیم تھے۔ حضرت شیخ اسماعیل قریشی رحمۃ اللہ علیہ یہاں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سنگھڑ سے ہوتے ہوئے جھنگ تشریف لے گئے اور وہاں رات کو ایک مسجد میں قیام کیا۔ اتفاقاً ایک سات سالہ کا بچہ لعل شاہ مسجد میں آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سے گزرا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہی نظر کیمیاء اس بچے پر ڈالی تو وہ کام سے جاتا رہا اور رات بھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا اس بچے سے کہا کہ تم اپنے گھر جاؤ وہاں تمہارے ماں باپ پریشان ہو رہے ہوں گے۔ لعل شاہ نے غمزدہ لہجے میں عرض کیا۔

"میرے لئے کوئی پریشان نہ ہوگا اب وہی میرا گھر ہے جہاں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

آپ رہتے ہیں۔"

صبح ہوتے ہی لعل شاہ کے عزیز و اقارب اسے ڈھونڈتے ہوئے مسجد میں آ پہنچے۔ مسجد میں پہنچتے ہی انہوں نے دیکھا کہ لعل شاہ، سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود ہے۔ انہوں نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح لعل شاہ گھر واپس چلا جائے مگر لعل شاہ کسی بھی طرح راضی نہ ہوا اور اس نے گھر والوں کو صاف انکار کر دیا۔ لعل شاہ کے عزیز و اقارب نے واپس جا کر لعل شاہ کے والد شیخ بڈھن شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو آگاہ کیا۔ شیخ بڈھن شاہ رحمتہ اللہ علیہ، شیخ اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے۔ اس ساری بات سے آگاہ ہو کر وہ اپنے مریدوں اور دوستوں کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوئے اور سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا۔

"حضور! بچے کو اجازت دیں کہ یہ اپنے گھر چلا جائے اس کی ماں پریشان ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"یہ بچہ تمہاری ملکیت نہیں بلکہ حق تعالیٰ نے اس کا فیض اور نصیب میرے سپرد فرمایا ہے تم واپس چلے جاؤ اور لعل شاہ کی تربیت اب میرے ذمہ ہے۔"

شیخ بڈھن رحمتہ اللہ علیہ پر سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کا رعب طاری ہو گیا اور انہوں نے فوراً ہی دست بستہ ہو کر عرض کیا۔

"حضور! اب لعل شاہ آپ رحمتہ اللہ علیہ ہی کے سپرد ہے۔"

اتنا کہہ کر شیخ بڈھن رحمتہ اللہ علیہ واپس چلے گئے۔ شیخ بڈھن رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق بزرگوں کے خانوادے سے تھا اور وہ ایک امیر کبیر شخص تھے۔ شیخ بڈھن رحمتہ اللہ علیہ نے دو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

شادیاں کی تھیں اور ان کی پہلی بیوی لعل شاہ کی ماں تھی جبکہ دوسری بیوی نے بڈھن شاہ پر اپنا قبضہ جما لیا تھا جس کی وجہ سے لعل شاہ اور ان کی والدہ دونوں گھر کے ایک گوشے میں رہتے تھے۔ جب لعل شاہ کی والدہ نے اپنے بیٹے کا حال سنا تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اپنا پیغام بھیجا۔

"حضور! میرا ایک ہی بیٹا ہے جس کے سہارے میں اپنی زندگی کے دن گزار رہی ہوں اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اجازت دیں تو میں بھی حاضر ہو کر اپنے بیٹے کے ساتھ رہوں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے پیغام لانے والے سے فرمایا۔

"ان سے کہو کہ وہ چونکہ ایک پردہ دار خاتون ہیں لہٰذا وہ اطمینان سے بے فکر ہو کر گھر کی چاردیواری میں بیٹھی رہیں۔"

لعل شاہ کی والدہ نے دوبارہ پیغام بھجوایا۔

"حضور! جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض روحانی عام ہے تو پھر مجھے کیوں اس نعمت سے محروم رکھتے ہیں؟"

لعل شاہ کی غمزدہ والدہ کی درخواست سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تمہیں ایک دن کے لئے سورۂ مزمل کا ورد ہی کافی ہے اللہ عزوجل تمہاری مدد فرمائے گا۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا لعل شاہ کی والدہ بے حال ہو گئیں اور اس روز کے بعد ان کی زبان سے سورۂ مزمل کا ورد جاری ہو گیا اور وہ دنیاوی کاموں سے بے نیاز ہو گئیں۔ ان کے دن رات جذب و استغراق کے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

عالم میں گزرنے لگے اور اگر کبھی انہیں روٹی پکانے کا خیال آتا تھا تو روٹی توے پر پڑی پڑی جل جاتی تھی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ وہاں قیام کرنے کے بعد روانہ ہوئے اور لعل شاہ کو بھی اپنے ہمراہ لے کر روانہ ہو گئے اور اپنے ایک خادم کو حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

"میرا کوزہ، میرا مصلے اور میری مسواک لعل شاہ کے سپرد کر دو۔"

حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تیس برس تک سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی اور اس طویل مدت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس صرف ایک سیاہ کمبل تھا جس کا آدھا حصہ زمین پر بچھا کر اپنا بستر بنا لیتے تھے اور آدھے حصہ کو چادر کے طور پر اوڑھ لیتے تھے۔

حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ننگے سر اور ننگے پاؤں رہا کرتے تھے۔ بالآخر تیس سال کی ریاضت و خدمت کے بعد خلافت سے سرفراز ہوئے اور جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے رخصت ہونے لگے تو عرض کیا۔

"سیّدی! مجھے اپنی کوئی چیز بطورِ تبرک کے عنایت فرمایئے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"جو کچھ لینا چاہتے ہو لے لو۔"

حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"سیّدی! میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کوزے، مصلے اور مسواک کا امین رہا ہوں ان میں سے کوئی شے عنایت کر دیجئے تاکہ منزلِ فراق میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی نشانی میرے پاس ہو۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی استعمال شدہ مسواک حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو دے دی اور یہ مسواک آج بھی حضرت لعل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں موجود ہے۔

مناقب سلطانی کے مصنف سلطان حامد قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ڈیڑھ سو سال بعد اس مسواک کو دیکھا اور میں نے اس مسواک کو تازہ پایا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مسواک کو تازہ تازہ نچوڑا گیا ہو اور یہ مسواک پیلو کے درخت کی تھی۔

O...O...O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۸

سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا فنافی الشیخ ہونا

سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کم سن اور یتیم تھے اور اپنی والدہ کے ہمراہ گھونکی میں مقیم تھے۔ ایک کلال شخص جو گھونکی میں مقیم تھا اس نے جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر سنا تو وہ شورکوٹ آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوا اور حصولِ فیض کے بعد جب وہ واپس گھونکی آیا تو سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے ان سے کہا آپ جب دوبارہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جائیں تو میرے بیٹے کو بھی ساتھ لے جائیں۔

سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے ان کلال سے کہا کہ جب آپ، سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جائیں تو ان سے کہیے گا کہ میرے بیٹے کو قبول کرلیں اور اسے دینی و دنیاوی دونوں نعمتیں عطا فرمائیں کہ اب میں اور میرا بیٹا فاقہ کشی سے تنگ آ چکے ہیں اور بے شمار مصائب کا سامنا کر چکے ہیں۔ جب وہ کلال دوبارہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے لگے تو وہ اپنے ساتھ سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی لے گئے اور جو کچھ ان کی والدہ نے کہا تھا وہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کلال سے فرمایا۔

"تم سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ ان کا فرزند ابھی بہت چھوٹا ہے اور اللہ عزوجل نے چاہا تو قیامت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

تک دینی اور دنیاوی نعمتیں تمہارے گھرانے میں رہیں گی تم
ابھی اس بچے کو ظاہری علوم کی تربیت دو اور جب بچہ ظاہری
علوم سے فارغ ہو تو پھر میرے پاس آئے میں اس کی نعمت اس
کے سپرد کر دوں گا۔"

وہ کلال، سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس گھوٹکی لے آئے اور سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام پہنچا دیا۔ سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے اپنے فرزند کو مدرسہ میں داخل کروا دیا جہاں سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری علوم کی تکمیل سے فارغ ہوئے۔ ظاہری علوم سے فارغ ہونے کے بعد سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ گھوٹکی سے شورکوٹ کی جانب روانہ ہوئے اور راستہ میں جب رنگپور کھیڑا پہنچے تو وہاں سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس دارِ فانی سے کوچ فرما چکے ہیں۔ سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ فنا فی الشیخ کی منزل پر تھے چنانچہ یہ سنتے ہی سیّد مومن شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی دارِ فنا سے دارِ بقاء کی جانب کوچ فرما گئے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۷۹

ذکر ھو کی برکت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حضرت شیخ کالو رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شورکوٹ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت کے لئے آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک سے ذکر ''ھو'' کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ میں تیزی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک میں داخل ہوا لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حجرہ مبارک میں کوئی موجود نہ تھا۔ ابھی میں اسی سوچ میں گم تھا کہ حجرہ مبارک کے باہر سے ذکر ''ھو'' کی آواز سنائی دینے لگی۔ باہر آ کر دیکھا تو باہر بھی کوئی موجود نہ تھا۔ اس دوران پھر حجرہ مبارک سے ذکر ''ھو'' کی آواز سنائی دینے لگی۔ حجرہ مبارک میں دوبارہ جا کر دیکھا تو پھر کوئی نظر نہ آیا۔ اتنے میں پھر حجرہ مبارک کے باہر سے ذکر ''ھو'' کی آوازیں دوبارہ آنا شروع ہو گئیں۔ جب باہر آ کر دیکھا تو کوئی دکھائی نہ دیا۔ میں بے حد پریشان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ جب معاملہ سمجھ سے بالاتر ہو گیا تو حیرانگی کی حالت میں کہا۔

''الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے۔''

پھر یہ شعر پڑھا۔

اندر ھو باہر ھو باھو کتھ لبھیندا
ھو دا داغ محبت والا دم دم نال سڑیندا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

"اندر بھی ھو اور باہر بھی ھو کی پکار ہے لیکن باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کہاں ملتا ہے کچھ علم نہیں؟ البتہ ھو کا داغ محبت بھرا ہر دم دل کو جلاتا رہتا ہے۔"

جیسے ہی میں نے یہ شعر پڑھا تو جواب میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آواز سنائی اور انہوں ذیل کا شعر پڑھا۔

جتھے ھو کرے روشنائی چھوڑ اندھارا ویندا
دوہیں جہان غلام تھیندے باھو جیہڑہ نوں صحیح کریندا

"جہاں پر ھو کی روشنی ہو جائے وہاں سے تاریکی کا اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور اے باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! جو ذکر ھو کو درست کر لیتا ہے اس کے دونوں جہان غلام ہو جاتے ہیں۔"

اس شعر کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اور میرے درمیان پردہ حجاب ہٹ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی زیارت سے مستفیض فرمایا۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۰

مرشد کامل کی صحبت کا اثر

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد کامل کی صحبت میں معرفت خداوندی کی دائمی نعمت حاصل ہوتی ہے اور وہ طالب حق کو معرفت کے دریا میں ایسا غوطہ زن کرتا ہے کہ وہ اس سے لذت حاصل کرتا ہے اور جب وہ اس سے کیفیت سے لوٹتا ہے تو اپنی ہستی کو مٹا چکا ہوتا ہے۔ یہ نعمت خداوندی ہے جو طالب حق کے لئے کسی بھی طرح انعام سے کم نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرشد کامل میرے مرشد حضور غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ہونا چاہیے جو ہزارہا مریدین پر ایک نگاہ ڈالتے تو وہ الا اللہ کی معرفت میں غرق ہو جاتے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۱

دائمی نعمت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء میں کثرتِ مطالعہ سے جلالیت پیدا ہو جاتی ہے اور فقیر کو ذکر اسم ذاتِ خداوندی سے معرفت خداوندی کا نور حاصل ہوتا ہے۔ اس کی باطنی بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ جو شخص غیض و غضب کی حالت کو چھوڑ دیتا ہے وہ نورِ خداوندی کو پا لیتا ہے۔ علماء صرف کتابیں پڑھ کر ان کا بیان کرتے ہیں جبکہ فقیر ذاتِ خداوندی میں غرق ہو کر عشق حقیقی کی منازل طے کرتا ہے اور اس پر اسم ذات خداوندی کے راز منکشف ہوتے ہیں اور ایک دائمی نعمت اس کے ہاتھ آ جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کا اظہار اپنے ذیل کے شعر میں یوں فرماتے ہیں۔

پڑھ پڑھ علم کتاباں والا سارے عالم ہو گئے ہو
عشق کا مطلب جانیں نہیں لوگ بڑے بے چارے ہو

○......○......○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۲

مٹی شکر بن گئی

کتب سیر میں منقول ہے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ راوی کے کنارے واقع ایک گاؤں سردار پور میں تشریف لے گئے اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تواضع کی اور ضیافت میں جنڈ نامی درخت کا پھل جسے سنگری کہتے ہیں وہ پکوایا۔ جب خدام نے دیگ سے وہ پکا ہوا پھل نکالا تو وہ سویوں میں بدل چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب اسے پیش کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چوہوں کے بل سے مٹی لے کر آؤ چنانچہ جب چوہوں کے بل کی مٹی لائی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ مٹی ان سنگریوں پر ڈال دی اور وہ مٹی دیکھتے ہی دیکھتے شکر بن گئی۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۳

فقر کی جامع تعریف

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فقر کی جامع تعریف اپنی تصنیف ''کلید التوحید'' میں یوں بیان فرمائی ہے۔

''واضح رہے کہ فقر کے تین حرف ہیں۔ ف، ق، ر۔ حرف ''ف'' سے فنائے نفس ہے، حرف ''ق'' سے مراد قوت روح ہے اور حرف ''ر'' سے مراد رحم دل ہے۔ ''ف'' سے فخر، ''ق'' سے قرب اور ''ر'' سے رحمت مراد ہے۔''

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۴

غنی بقرب خدا ہوتا ہے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف کلید التوحید کلاں میں بیان فرماتے ہیں۔

"انسان کا فرضِ عین اور سنت عظیم یہ ہے کہ وہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوشش کرے اور جو شخص فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قدم رکھتا ہے اسے لازم ہے کہ وہ دنیوی محبت کو دل سے نکال دے۔"

اس سے مراد حرص و ہوا سے آزادی اور مال و دولت سے بے نیازی ہے اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"غنی بقرب خدا ہوتا ہے۔"

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۵

جملہ عنایت کے مرتبے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف نور الہدیٰ میں بیان فرماتے ہیں۔

"راہِ فقر، راہِ معرفت، راہِ ہدایت اور راہِ ولایت جملہ عنایت کے مرتبے سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ مرتبہ عنایت کے بغیر طالب فقر و فاقہ میں روسیاہ، اہل شکوہ و شکایت ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل کا گلہ کرتا ہے حضور نبی کریم ﷺ اس سے بیزار ہو جاتے ہیں اور آخر میں وہ شخص مرتد اور مردود ہو جاتا ہے۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۶

فقیر کامل نافع المسلمین ہوتا ہے

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فقیر کامل کے متعلق اپنی تصنیف محک الفقراء میں بیان فرماتے ہیں۔

''فقیر کامل نافع المسلمین ہوتا ہے اس لئے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا وہ دینے والا ہے لینے والا نہیں اور وہ اپنی صلاحیت و اہلیت کے اعتبار سے چاہے تو بادشاہ بن سکتا ہے کیونکہ وہ ان اللہ علی کل شئ قدیر کی حکمت سے واقف ہے۔''

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۷

فقیر کی پہچان

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقیر کی پہچان اس کے پانچ خصائل کی وجہ سے ہوتی ہے۔

۱۔ اپنے پاس موجود علم سے گردو پیش سے ریاکاری اور جہالت کو دور رکھتا ہے اور وہ بمنزلہ آفتاب ہے جس قدر نکلتا ہے اس قدر اس کی روشنی' تاریکی اور اندھیرے کو ختم کر دیتی ہے۔

۲۔ لوگوں کے ساتھ حلم سے پیش آتا ہے۔

۳۔ اس کا فیض خاص و عام بن کر لوگوں کی دستگیری کرے۔

۴۔ اگر اس کے پاس مال ہو گا تو سخاوت اختیار کرے گا اور اسے دوسروں پر خرچ کرے گا۔

۵۔ اس میں کمال درجہ کا استغناء ہوگا اور اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی دونوں برابر ہوں گے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۸

نورِ حضور کا غلبہ

وحدت دے دریا اُچھلے جل تھل جنگل رینے ھو
عشق دی ذلت منیندے ناہن سانگاں جھل پئے ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مقاماتِ فقر پر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں وجدانی کیفیات کو بھی بیان کیا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ انہی وجدانی کیفیات کے زیر اثر بیان کرتے ہیں کہ اگر میں ان انوار و تجلیات کی گرمی سے راہِ فرار اختیار کرنا چاہوں تو مجھ پر نورِ حضور غالب آ جاتا ہے۔

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۸۹

مرشد اور ذکر کی مشق

باجھ حضوری نہیں منظوری توڑے پڑھن صلاتاں ھو
روزے نفل نماز گزارن جاگن ساریاں راتاں ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ مرشد اور ذکر کی مشق کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ نظر مرشد سے مشرق و مغرب درویش کے قبضے میں آجاتے ہیں۔ توجہ سات قسم کی ہوتی ہے اور کشف چار قسم کا ہوتا ہے جبکہ حضوری سات قسم کی ہوتی ہے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۰

طریقہ قادری میں معرفت الٰہی کے خزینے ہیں

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی بھی طریقہ والا کتنی ہی ریاضت کیوں نہ کر لے مگر ادنیٰ درجہ قادری کو بھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ قادری اللہ اور رسول اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہم سخن ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قادری طریقہ میں تربیت پانے والوں کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''طریقہ قادری میں معرفت الٰہی کے خزینے ہیں۔''

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۱

محک الفقراء کا مطالعہ کرنے کا فائدہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''محک الفقراء'' میں سلوک کے بہت سے مسائل بیان کیے گئے ہیں نیز اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ جو شخص اس کتاب کو ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھے گا اور اس پر عمل کرے گا اس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہو گی جو کہ لاکھوں برس کی عبادت سے بہتر ہے اور فقر کا کمال درجہ ہے۔ کتاب کے آخر میں کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کے ورد کی فضیلت کے بارے میں احادیث اور ان کے ورد کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۲

عشق حقیقی کی بات کچھ نرالی ہے

ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ھو
ایمان منگن شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ھو
عشق بچاوے جس منزل ایمانے خبر نہ کوئی ھو
عشق سلامت رکھیں باھو ایمانوں دیاں دھروہی ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق حقیقی کی بات کچھ نرالی ہے کہ یہ ظاہری شرع سے دور بھاگتا ہے اور ایک نئی لذت سے آشنا کرتا ہے اور عشق حقیقی ایسا عشق ہے جو اگر ظاہری قاضی کو ہو جائے تو وہ عشق کا طمانچہ کھاتے ہی اپنا منصب اور سب کچھ بھول جائے اور دنیا سے علیحدگی اختیار کر لے۔

○......○......○

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۳

نورِ خداوندی کا مشاہدہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ کو ایمان کا وہ جوہر بتاتے ہیں جس سے قربِ رحمان حاصل ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک مراقبہ اللہ عزوجل تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور مراقبہ ایک آگ ہے جو شیطانی وساوس کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ مراقبہ میں ہر انسان پر روحانی اسرار منکشف ہوتے ہیں اور وہ اللہ کے نور کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جسے یہ دیدار نصیب ہوتا ہے وہ دوبارہ ایک لمحہ کے لئے بھی تجلیاتِ ذات کے مشاہدہ اور دیدار کے بغیر نہیں رہ سکتا خواہ وہ بظاہر لوگوں سے بات چیت ہی کیوں نہ کر رہا ہو۔

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۷

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ فقر

بحر سمندر عشقے والا ہر دم وہندا حائل ھو
پہنچ حضور آسان نہ باھو نام تیرے دے سائل ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فقر کے قائل ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نظریہ فقر کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

''تسخیر و تصرف کی یہ طاقت اس کے اپنے وجود کے اندر ہوتی ہے کیونکہ اس کے وجود میں باطن تمام کمالات کا منبع ہے۔ فقیر مرتبہ کمال حاصل کر کے صاحب تصرف ہو جاتا ہے گویا اس کی ساری جدوجہد ابتداء میں اس کے وجود کا داخلی معاملہ تھی اور یہ ساری جدوجہد باطنی مراتب کیلئے ہوتی ہے اور ظاہر میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ دراصل فقیر کے باطن کا انعکاس ہے۔''

نیز فرماتے ہیں۔

''فقیر دہان بستہ، صاحب تصرف کامل نظر وہ ہے کہ بے زبان، بانظر ذکر و فکر، مراتب وجلال، مشاہدہ وصال جمعیت بخشے اور نظر کے ساتھ مراتب قضاء اور قدر کے اور مطالعہ لوح محفوظ کا صبر و رضا راز الٰہی بخشے اور نظر سے مراتب صاحب لفظ اور صاحب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

راز اور فقیر بے نیاز لا یحتاج کرے۔"

نیز فرماتے ہیں۔

"فقر کی منزل سراسر عشق الٰہی میں خود کو غرق کرنا ہے اور اس طرح فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور یہ راہ نہ اختیاری ہے اور نہ ہی اس راہ پر بغیر علم تصوف کے چلا جا سکتا ہے۔"

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۵

عقل اور عشق کا موازنہ

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "عین الیقین" میں عقل اور عشق کا موازنہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

"عقل کا سرمایہ خوف اور شک کے سوا کچھ نہیں جبکہ عشق پرعزم اور یقین سے جدا نہیں ہو سکتا، عقل ہر قدم خوف کے مارے اٹھاتی ہے اور نتائج کے بارے میں بے یقین ہوتی ہے جبکہ عشق خوف سے پاک اور بالعزم و دلدادہ پر یقین ہوتا ہے اور عقل کے مقابلے میں اپنے مقاصد میں کامیاب اور کامران رہتا ہے۔"

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۶

بندے کی حقیقت

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ انسان کو اس کی حقیقت اور اس کی تخلیق کے مقصد سے روشناس کراتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی لوگوں کو یہی تلقین فرمائی وہ اپنی تخلیق کے مقصد کو جانیں اور اپنی زندگیاں اطاعت خداوندی کے تحت بسر کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بندے کی حقیقت اور اس کی حیثیت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

ناں میں سیر ناں پا چھٹا کی ناں پوری سرساہی ھو
ناں میں تولہ ناں میں ماسا گل رتیاں ن تے آئی ھو
رتی ہونوواں ونج تلاں تے اوہ بھی پوری ناہی ھو
تول پورا تاں ہوسی باھو جد ہوسی فضل الٰہی ھو

O......O......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۷

شہباز اوج وحدت بالا پرید قحط

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ بمطابق ۱۶۹۱ء شب جمعہ مغل فرمانروا اورنگ زیب عالمگیر کے دورِ حکومت میں تریسٹھ (۶۳) برس کی عمر میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شورکوٹ کے قریب دریائے چناب کے کنارے قلعہ مہرگان میں دفن کیا گیا۔

اوّل جمادی الثانی شب جمعہ بدسہ پاس
شد وصل شیخ وصل باھو فرخندہ نام را
شہباز اوج وحدت بالا پرید قحط
این است سال وصلش عالی مقام را
ابدی غلام باھو این نیز وصل دوست
یا رب کند توجہ سلطان غلام را

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۸

مزارِ پاک کی پہلی مرتبہ منتقلی

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مزارِ مبارک قلعہ مہر گان میں تھا جہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ستر برس تک آرام فرمایا۔ جب قلعہ مہر گان جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ کے قبضے میں آیا تو حضرت شیخ سلطان محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت شیخ سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے انہوں نے اپنے تقویٰ کی بدولت یہاں سے ہجرت فرمائی۔

حضرت شیخ سلطان محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی ہجرت کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر صرف چند فقراء اور خادمین ہی رہ گئے۔ اتفاقاً کچھ عرصہ کے بعد دریا میں طغیانی آئی جس کی وجہ سے قلعہ مہر گان کو نقصان پہنچا اور پانی قلعہ میں داخل ہو گیا۔ ان خادمین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر خلفاء اور فقراء کے مزارات کے صندوق تو وہاں سے نکال لئے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق بڑی جستجو اور تلاش کے بعد بھی دریافت نہ ہو سکا۔

اس پریشان صورتِ حال میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک عقیدت مند کو خواب میں حکم دیا۔

"تم سب مطمئن رہو کل صبح ایک شخص آئے گا وہ آ کر ہمارا صندوق نکالے گا اور اس دوران دریا غلبہ نہ پا سکے گا۔"

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

اس غیبی اشارہ کے ملتے ہی خدام کو تسلی ہوئی اور وہ صبح کا بے صبری سے انتظار کرنے لگے۔ صبح ہوتے ہی ایک نقاب پوش شخص نمودار ہوا اور اس نے اس جگہ جہاں پر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے مٹی نکال رکھی تھی بلاتامل آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق نکال لیا۔ یہ دیکھ کر ہزاروں لوگ جمع ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک کو کچھ نقصان نہ پہنچا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بدستور آرام فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ریش مبارک سے غسل کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ جب صندوق کو کھولا گیا تو خوشبو میلوں دور تک پھیل گئی اور حاضرین پر وجدانی کی کیفیت طاری ہوگئی۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۹۹

جسدِ خاکی منتقل کرنے کا اشارۃً حکم دینا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک ملنے کے بعد اب مریدین اس پریشانی میں مبتلا ہو گئے کہ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک کس جگہ دفن کیا جائے؟ دریا کی طغیانی سے صرف دریا کی غربی سمت جنگل ہی محفوظ تھا جو کہ مویشیوں کی چراگاہ تھا۔ اس جنگل میں ایک حویلی موجود تھی جس کے بارے میں مشہور تھا کہ جو شخص اس حویلی میں قدم رکھتا ہے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مویشی بھی اس حویلی میں داخل ہوتے ہوئے گھبراتے ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر اپنے ایک مرید کو اشارۃً حکم دیا کہ اس چاردیواری کے اندر صندوق کو دفن کیا جائے۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مزارِ مقدس ۱۱۸۰ھ میں تعمیر ہوا اور تقریباً ایک سو ستاون (۱۵۷) برس تک مرجع گاہ خلائق رہا اور ہزارہا متلاشیانِ حق اس سے فیض یاب ہوتے رہے۔

O.....O.....O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

قصہ نمبر ۱۰۰

مزارِ پاک کی دوسری مرتبہ منتقلی

جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ جب شورکوٹ چھوڑ کر چلے گئے تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک دوبارہ یہاں آ کر آباد ہو گئی۔ دوبارہ مزارِ پاک کی تعمیر کے تقریباً ایک سو ستاون (۱۵۷) برس بعد دریا میں پھر طغیانی آئی اور اس مرتبہ دریا کا پانی پھر مزارِ مبارک تک آن پہنچا۔ یہ ۱۳۲۶ھ کا واقعہ ہے اور اس زمانہ میں حضرت سلطان نور احمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے اردگرد جتنے بھی خلفاء اور مریدین کے مزارات تھے ان کے صندوق صحیح سالم ملتے گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک ایک مرتبہ پھر نہ مل سکا۔ یہ سب دیکھ کر مریدین کو بہت پریشانی ہوئی اور ان کے ذہنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر گونجنے لگا۔

با گم قبر گم جثہ گم نام و نشان

جثہ را با خود برم در لامکان

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق کی یہ پوشیدگی اس وقت کسی مصلحت کے تحت تھی جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور اس بے چینی کو دور فرمایا۔ علی الصبح زمین کو دوبارہ اس جگہ سے کھودنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق مبارک کے آثار نظر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

آ ئے۔ جب مزید مٹی نکالی گئی تو خوشبو کے تیز جلے آنا شروع ہو گئے۔ اس کثرتِ خوشبو سے وہاں کھڑا ہونا مشکل ہو گیا اور اسی وجہ سے صندوق مبارک کا باہر نکالنا مشکل ہو گیا۔ حضرت سلطان نور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بمشکل صندوق مبارک کو باہر نکالا۔ اس دوران بے شمار کرامات کا ظہور بھی ہوا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق دربار شریف کے مغربی گوشہ میں ایک میل کے فاصلے پر دفن کیا گیا۔ چھ ماہ کے عرصے میں یہاں مسجد اور متعدد حجرات بنائے گئے جو کہ آج بھی موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا موجودہ مزارِ پاک اب اسی جگہ پر واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

O.......O.......O

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

منقبت مرشدِ ما پیر باھو

مرشد ما پیر باھو بے مثال
مثل اُو ہرگز ندیدم باکمال
نور آمیں است درِ آغوش اُو
دولت دارین در کفین اُو
شاہد ذات است اَندر جامِ اُو
قلزمِ قلب است دریا نوش اُو
بادۂ عشق است اندر جامِ اُو
بہتر از صد پختگاں یک خامِ اُو
ماہتاب دیگراں شد ناپدید
آفتابش دائما اندر مزید
معرفت را سہل و آساں ساختہ
خام مسکہ در عسل انداختہ
ہر چہ گفتہ عین گفتہ عینِ حق
عارفاں گیرند از وے خوش سبق
ہر کتاب اُوست پیر راہبر

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

ہست دَرِ دے نور باھو مستتر

سطر اُو سریست از اسرارِ حق

مخزنِ اسرارِ مولےٰ ہر ورق

حرف اُو دریست از علم لدن

ہر سخن سریست از اسرارِ کن

جاہل از خواند شود عالم کمال

عالم از خواند شود صاحب وصال

مردہ دل را زندگی بخشد دوام

زندہ دل را قرب بخشد لاکلام

دولت دارین شد محتاج را

زد، گدائے یافت تخت و تاج را

سالکاں را رہ نماید پیش پیش

نوشد روہست بر دلہائے ریش

فقیر نورِ محمد سروری قادری

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

کتابیات

۱۔ مناقب سلطانی از حضرت سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ عین الفقر از سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ نور الہدیٰ از سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر از محمد حسن زاہد

۵۔ سیرت حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ از محمد حبیب القادری

۶۔ تذکرہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ از محمد جاوید قادری

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan

Download books==> https://archive.org/details/@awais_sultan

ناشر
اکبر بک سیلرز
Ph: 042 - 37352022 زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Ameen Pur Bazar Faisalabad +923067919528
Madina Liabrary Group on Whatsapp +923139319528 => M Awais Sultan